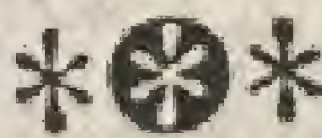


لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حج فقیر بر آستانہ پیر

از تصنیفات

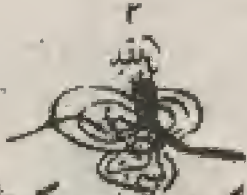
جناب قبیلہ و کعبہ خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب نقشبندی مجددی
فنا فی الرسول خلف الرشید و سجادہ نشین، سلطان العاشقین، برہان الاولیاء
واقف ربوہ جلیہ و خفیہ، کاشف غوامض الشیخہ و عللہ پیر مشکل کشا مظہر دعوت
لیفعل اللہ ما یشاء شیخ المشائخ حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ فنا فی الرسول
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، متوطن قلعہ شریف ضلع شیخوپورہ مدفناً عثمان گنج - لاہور



باہتمام

تنظیم غلام مرتضائیہ عثمان گنج لاہور

بارسوم تعداد ایک ہزار : شعبان ۱۳۸۷ھ قیمت



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ
الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ ۝

حضرات! سلسلہ عالیہ مرتضائیہ کے متعلق بعض معاندین ہمیشہ کچھ
اعتراضات کرتے رہتے ہیں، جن کی بناءً بعض حصہ بعض اور کینہ پر ہے جن کے
جواب ہمارے سلسلہ کے علماء نے کئی مرتبہ تحریراً و تقریراً دیے جو سلسلہ کی مختلف
کتب کے حواشی پر مرقوم ہیں، لیکن چونکہ وہ مختصر اور فارسی زبان میں ہیں، اس
لیے بعض احباب نے اس پر بچکانہ کو اس خدمت پر مامور کیا کہ ان کو عام فہم
اردو زبان میں لکھ کر شائع کیا جائے، تاکہ ہر کم علم اور خوان بھی باسانی پڑھ کر
اطمینان قلب حاصل کر سکے۔ بشرط انصاف ان چند ادراک کا مطالعہ تسلی بخش
ثابت ہوگا، لیکن ضدی معاند جس کا کام صرف اعتراض کرنا اور بہتان لگانا ہے
دفتروں سے بھی ہدایت نہیں پاسکتا، فافہم و مجدد حال کے متعلق کتاب تحقیق الوجد
میں ۱۵ سال ہوئے ہر اعتراض کا جواب اولہ شرعیہ سے لے کر اس کو نعمت علیہ
اور منتہی المنازل ثابت کیا گیا۔ بعض اعتراضات کا جواب بصورت رسالہ قدم بوسی
شائع کیے گئے تمام کی گئی، ہماری اکثر کتابوں کے حواشی پر ہر اعتراض کا جواب
ہے، مگر معترض ملائے عوام کو اعتراض کر کے بدظن کرتے ہیں، لیکن جواب نہیں
سناتے۔ اب یہ رسالہ انشاء اللہ عوام کے لیے بھی مفید ثابت ہوگا۔

ہر چند فضیلت و ثواب حج بیت اللہ شریف اگر بر غایت شرائط کیا جائے
بے حد حساب ہے اسی کعبہ ابراہیمی کے طواف سے جو کہ معتقلہ میں ہے۔ فریضہ
حج ادا ہوتا ہے سوائے اس کے اگر کوئی کعبہ بنا کر فریضہ حج ادا کرے تو وہ کافر
مردہ ملعون جہنمی ہے۔

ناظرین! اس مختصر تمہید کے بعد اب ہم اعتراض نقل کرتے ہیں۔ اس کے

بعد از آن قاهرہ سے جواب دے کر اس کی حقیقت کا انکشاف کریں گے۔

سلسلہ میں صلح راولپنڈی کے ایک عالم فاضل سید بزرگ (جو ہما سے
حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نقشبندی مجددی، فغانی الرسول کے
خاص غلاموں اور مخلص مریدوں سے تھے) نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ
بربان پنجابی و فارسی لکھا، جس کا نام قصیدہ تاجیہ ہے۔ مصنف نے اس قصیدہ
کو عشق و مستی کی حالت میں از خود رفتگی سے لکھا ہے۔ قصیدہ کا ایک ایک
بیت مصنف کے فغانی ایشیخ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ قصیدہ ملبورہ طبع اول
کے صفحہ آخر پر اس وقت کے نامور علماء کی تقاریر و تصدیقات بربان عربی
و فارسی مرقوم ہیں۔ قصیدہ کے طبع ہونے پر ایک مخالف مولوی نے اس کا
رد بھی لکھا، مگر قدس الہی نے اس کو طبع کرانے کی توفیق نہ دی۔ مصنف کا
حشر یہ ہوا کہ وہ مرزا بن ہو کر مرا۔

رَأَى فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَى - الآية

اس کے بعد حضرت خواجہ فغانی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں
بڑے بڑے علماء اور مشائخ نے مدحیہ کلام لکھے، جن میں سے سی عمر فی رموز معرفت
مصنف قدوة السالکین، زبدة الغافقین حضرت حاجی مہر محمد صوبہ صاحب قلندر
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہے۔ یہ بھی پنجابی زبان میں پیر تاثیر کلام ہے۔ اب
ہم قصیدہ تاجیہ مبارک اور سی عمر فی شریف سے وہ ابیات نقل کرتے ہیں جن
کی بنا پر آج کل کے خشک ملائوں اور خود پسند زامدوں کو اعتراض ہے۔ اس
کے بعد اس اعتراض کا جواب ہوگا۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرورد منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قصیدہ کا تاجیہ ص ۱۲ طبع چہارم

دوروں خلقت کئے جاندی حج کر نہی مائلوں میں اک دار جو اس قلعے و اکراں طوفان بزم مہم
کئی ہزار عجاں داد بہ ملا اللہ صاحب نہیں، برکت اس قلعے کی رحمت ملتی ہے بحرح علم

۳
 ۱۔ لایمہ دوران فصیح الزمان سعدی ثانی حضرت مولانا ضیاء الدین لہوری
 نقشبندی مرتضائی قدس اللہ سرہ سکر علائقہ کھڑیاں ضلع تصور نے اس قصیدہ بزرگ
 کا فارسی نظم میں ترجمہ کیا ہے جو موسوم بہ قصیدہ ضیائیہ ترجمہ قصیدہ نجیہ ہے
 آپ ہر بابیات مذکورہ کا ترجمہ قصیدہ ضیائیہ میں پر یوں ارقام فرماتے ہیں :-
 حاجیاں آئند بہر حج بیت اللہ شریف از ہزاراں میل در مکہ زہر شوکا مزن
 گر طواف این قلہ سازیم با عزم درست در جہانے حج یا ہم از خدائے ذوالجشن
 سی حرفی مذکور کے سب ذیل بیت پر سفر متین کو اعتراض ہے :-
 دوستی رب دی لوڑ نہیں، قلے والے دا پلڑا چھوڑ نہیں
 قلے والے دے گرد طواف کر لے مکے جاوے دی کوئی لوڑ نہیں
 امید تصور نگاہ دا نادانو، رب بخور نہیں، یہ حیر بخور نہیں
 فضل رب دا بے مطلوب بخورے، قلے والے دلول کھوڑ نہیں
 ہم عرض کر چکے ہیں کہ فریضہ حج ادا کرنے کے لیے وہی کتبہ ابراہیمی ہے
 جو اس کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔ خود حضرت فرمادہ ہیں صاحب قلندر رحمۃ اللہ علیہ
 مصنف سی حرفی حاجی ہیں۔ آپ نے مکہ معظمہ میں جا کر اسی کتبہ ابراہیمی کا طواف
 ۲۔ اس کا جواب سی حرفی رموز معرفت مفہوم کے حاشیہ پر رقم ہے جس کا حاصل
 یہ ہے کہ نسبت امر بامور ہے جو اکثر آیات و احادیث سے ثابت ہے جیسے وَمَا رَمَيْتُ اِذْ
 رَمَيْتُ وَلَکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی۔ اسی نسبت کو ملحوظ رکھ کر علامہ یوسف بنہانی علیہ الرحمۃ
 جواہر البحار صفحہ ۱۵۱ پر ارقام فرماتے ہیں: وانما نبھو الخلیفۃ والخلیفۃ ہوا نائب خذالک
 ہو هذا وهذا۔ یعنی نائب خلیفہ ہے اور خلیفہ نائب ہے۔ وہ یہ ہے اور یہ وہ۔
 مجددیث کے امام الطائف مولوی اسماعیل دہلوی صوالہ مستقیمہ میں بخاری شریف کی حدیث کنت
 سمعہ الذی یسمع بہ و یبصر الذی یبصر بہ و یدہ الذی یمس بہ و یدہ الذی یمس بہ
 بھاء یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی اپنے قبول بندے کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں تو وہ اس کے کان بو
 جاتے ہیں جن سے وہ سنتا ہے، اسی کی نگاہیں ہو جاتے ہیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے

۵
 کر کے فریضہ حج ادا کیا۔ اگر آپ کا یہ عقیدہ تھا تو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اصل
 بات یہ ہے کہ قاعدہ حقیقت و مجاز مسلمہ ہے۔ پس اگر استاذ پیر کو مجازاً قبلہ و کعبہ کہہ
 دیا جائے تو مضائقہ نہیں اور طواف قبور اویاء کا جواز بھی صوفیاء کرام نے لکھا ہے۔
 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ انتخابہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۸
 میں بذکر کشف القبور فرماتے ہیں:

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ : ہمت ہو جاتے ہیں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں
 ہو جاتے ہیں جن سے وہ چلتا ہے (نقل کر کے فرماتے ہیں کہ) چوں از وادی مقدس نڈائے الہی
 (نا اللہ رب العالمین) ہر برز و اگر از نفس کا کہ اکثر ہر جودات و نمونہ حضرت ذات است آواز
 انی الحق برآمد عمل تعجب نیست یعنی جب کہ رادی مقدس کی آگ سے نماز میں اللہ ہوں تمام
 جہانوں کا بھی۔ اگر نفس ہلاک سے کہ اکثر ہر جودات اور نمونہ حضرت ذات کا ہے آواز انی الحق کی
 آواز تو عمل تعجب نہیں ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کشف اشیا
 عشریہ ص ۱۸۱ قطع کمال میں اتحاد معلول کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "مقصد ایشان (یعنی موقر)
 ازیں اتحادیکے از دو معنی است، نہ اتحاد حقیقی۔ اول اشماک و انضمام انانیت عید نزدیک تصور اور عقلی۔
 فلاصر یہ کہ موقد کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ظہور نور کے مقابل بندہ کی انانیت کا مٹ جانا ہے نہ کچھ اور۔
 بندہ ظاہر نہیں ہو سکتا۔ بل بندہ خدا میں مٹ جاتا ہے۔ پس اسی نسبت کے بحال ہے حضرت
 مولانا روم قدس سرہ العزیز کی عبارت شریف میں اپنے پیر و مرشد حضرت شمس الدین تبریزی
 رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

بہج من و مرید من و ہم من دووئے من فاش جوگم ایں سخن شمس من و خدائے من
 مشنوی شریف دفترہ میں فرماتے ہیں:

| | |
|--------------------------------|--------------------------------|
| چوں خدا بینی ز حق ایں خواجہ را | گم کنی ہم سخن و ہم دیباہ را |
| چرخ حق را ز احوالی ہر کہ دورید | او فرید است فی الحقیقت نہ برید |
| چونکہ ذات پر را کردی قبول | ہم خدا در دانش آدم ہم قبول |
| خواجہ را چوں غیر گفتی از تصور | شرم داراے احوال از شاہ و عنور |

بعد ہفت کثرت طواف کند و در آن تجسس بخواند و آغاز از راست بکند بعد طرف
پایاں رخساره نهد و نزدیک رُئے میت بنشیند یعنی اس کے بعد سات مرتبہ
قبر ولی کا طواف کرے اور اس میں بطور پڑے اور دائیں طرف سے شروع کرے اور
بعد ان اوراد کے پائنتی کی طرف رخسار رکھے اور میت کے چہرہ کے نزدیک بیٹھے۔
فتاویٰ مجتہدین میں ہے کہ ان کان القبر قبر صالح و یسکن ان یطوف حولہ
ثلاث مرات فعل ذالک۔ یعنی اگر قبر کسی صالح یعنی ولی اللہ کی ہو اور اس کا
طواف ممکن ہو تو تین بار طواف کرے مگر سلسلہ قالیہ رتضائیکہ کے کسی فرد نے کبھی
حضرت خواجہ خفائی الرسول قدس سرہ العزیز کے دربار کا طواف نہیں کیا، حالانکہ طواف
عبادت نہیں۔ آیت: فَلْيَجْنَحْ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا سے منامرہ کا طواف

مغور گزشتہ سے پرستہ :

نے غلط گفتہ کہ نائب یا منوب اگر خود پنداری قسبح آئندہ خوب

دو گوڑو دو محوٰل و دو مذاہل بندہ را در خواجہ خود محدوداں

یعنی جب توحی تعالیٰ سے اپنے خواجہ کو جدا دیکھے تو اپنے مقصد اور دیباہ کو گم

کرے گا، جس نے ہر اور حق تعالیٰ کو احوال سے دور کیا وہ حقیقت میں مرید بالفتح یعنی ہر کش

ہے نہ مرید بالصم یعنی اراوت مند۔ جب تو نے ہر کی ذات کو قبول کیا تو خداوند ہر دو اس

کی ذات میں آگئے اور جب تو نے اپنے تصور ہم کی وجہ سے اپنے شیخ کو غیر کہا تو اپنے احوال

بارشاد غیور سے غم ہو کر میں نے غلط نہیں کیا کہ نائب کو منوب کے ساتھ اگر تو دو جانے تو یہ

امر قبیح ہے اچھا نہیں۔ دو نہ کہ دو نہ کہ دو جن بندہ یعنی مرشد کامل کو اپنے آقا میں ملنا ہوا ملان۔

سید الطائفہ ام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بے نظیر کتاب مبداء و

معاد شریف میں رقمطراز ہیں کہ ہر حقیقی ہر رسول اللہ است۔ یعنی ہر کامل بالکلیہ رسول اللہ ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دعویٰ رسالت ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ غالب سادات کے لیے شیخ کامل

بمقام رسول ہے یعنی جواب رسول کے ہیں وہی شیخ کے ہیں کیونکہ شیخ منظر رسول خدا ہے۔

حضرت ہر جامع علی شاہ صاحب ایک مضمون رسالہ انوار الصوفیہ، صبر ۱۱۰ میں

ثابت ہے تو کیا اس آیت میں منامرہ کی عبادت کا حکم ہے؟ تفسیر روح البیان
جلد ۲، صفحہ ۲۳۱ میں ہے کہ زائر جس طرح منامرہ کو دیکھ کر دود شریف پڑھے، اسی
طرح دوبار پڑا تو ار کو دیکھ کر دینی طریق الصدیقہ و عند وقوع النظر علیہا و عند
طواف السروضة المقدسة یعنی مدینہ منورہ کے راستہ میں اور روزہ منورہ کے طواف
کے وقت بھی دود شریف پڑھے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے تو کتاب بوستان
میں اپنے بادشاہ وقت ابو بکر بن سعد زنجی کے دروان کو بھی کیرہ کیا ہے۔

فطوبیٰ لباب کیمیت العتیق حوالیہ من کل فتح عمیق

آج کل کے حاجی عام طور پر رما کار خود پسند صرف خود کے لیے حج کرتے ہیں۔

آج کل خصوصاً بوڑھے لوگوں کو حج کرنے کا شوق اسی طرح ہے جس طرح بچوں کو سیلو

دیکھنے کا۔ حج ان پر فرض تو ہوتا نہیں، گداگری کے حج کو جانے ہیں کبھی مولوی

دیکھے گئے کہ فضل حج کے لیے جارہے ہیں اور راستہ میں فرض نمازیں عداً قضا کر رہے

ہیں۔ ہمارے بچوں سے گالی گلوچ اور ناشتہ پانی تک نہایت پہنچ جاتی ہے۔ حج کرنے

سے نیت صرف یہی ہوتی ہے کہ لوگ ہماری عزت کریں اور حاجی صاحب کہیں نہایت

تعجب کا مقام ہے کہ کسی نمازی کو کوئی شخص نمازی کہہ کر نہیں پکارتا، کسی زکوٰۃ دینے

والے کو زکوٰۃ صاحب کوئی نہیں کہتا، کسی روزے دار کو روزے دار کوئی نہیں

کہتا، کسی کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے والے کو کلمی صاحب کوئی نہیں کہتا، لیکن جو حج کر

آیا اس کو سب لوگ حاجی صاحب ہی کہتے ہیں اور اگر حاجی صاحب کسی ایسی

مجلس میں گئے، جہاں کسی کو معلوم نہیں تو خود سفر حج کے واقعات بیان کرنے

صفحہ گزشتہ سے پیوستہ : نکلا تھا۔ یہ مضمون آپ کے قلم کا تھا۔ رسالہ

مذکور کے صفحہ ۲ پر آپ لکھتے ہیں کہ "پیر اور خدا دونیں"۔

مولوی محمد عمر صاحب انجمنی مقیاس الحنفیت صفحہ ۳

میں حدیث الامیر الی عبیدی یتقرب۔ اس کے کچھ کفراتے ہیں:

ب فرمایے نبی اللہ اور ولی اللہ کیا غیر اللہ ہیں؟ مسئلہ

شروع کر دیئے تاکہ سب کو چرچاں جائے کہ یہ جہاں صاحب ہیں۔ بعض لوگ بلا دلیل
 یہ جواب دیتے ہیں کہ حفظ قرآن اور حج چونکہ عمر میں ایک ہی دفعہ ادا ہوتا ہے اس
 لیے حاجی یا حافظ کہلانے میں ہرج نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حجاز شام
 عراق نجد وغیرہ کے علاوہ ممالک بے پندہ ہند وغیرہ کے مالدار لوگ پندرہ پندرہ میں
 بیس یا کم و بیش حج ادا کر لیتے ہیں اہل ہند کے جواب غلط ہے شکوۃ کتاب العلم میں بروایت
 صحیح مسلم حدیث موجود ہے کہ وہ شہید عالم قاری سخی جو ریاکاری اور شہرت کے
 واسطے یہ عمل کریں، اُن کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ بروایت ترمذی وابن ماجہ
 حدیث ہے الْقَرَاءَةُ الْمَرْكُوبَةُ بِأَعْمَالِهِمْ جَهَنَّمَ کی بادی جب الحزن میں
 داخل ہوں گے بِشْكْوَةِ بَابِ الرِّبَا وَالسُّمْعَةِ میں حدیث ہے لَوْ أَنَّ رَجُلًا
 حَمَلَ عَمَلًا فِي مَخْرَجَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كَوْنَهُ خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ
 كَأَنَّمَا كَانَ يَتِيًّا اِذَا كُنِيَ اِذَا كُنِيَ اِذَا كُنِيَ اِذَا كُنِيَ اِذَا كُنِيَ اِذَا كُنِيَ اِذَا كُنِيَ
 یا دروازہ نہ ہو تب بھی وہ عمل لوگوں کی طرف نکل جاتا ہے (یعنی لوگ اس کے عمل
 کو جان جاتے ہیں) اتنا ہی صاحبان جب ہر شخص کا عمل ظاہر ہو کر ہی رہے گا تو
 پھر حاجی وغیرہ کہلانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں علماء اور مشائخ اس حکم سے مستثنیٰ
 ہیں اگر کوئی شخص کسی عالم ربانی صحیح العقیدہ کے نام کے ساتھ مولانا مولوی وغیرہ
 یا کسی شیخ کامل کے نام کے ساتھ کچھ القاب لکھے تو ان کا علم و فضل ظاہر کرنے
 سے چرکہ استفادہ عام کی امید ہے لہذا منع نہیں کیونکہ ہر امر میں حسن و قبح کا مدار
 نیت پر موقوف ہے۔ وَ اَمَّا بِمَنْعَتِكَ رَبِّكَ فَحَدَّثَ الْاَيَةُ كَايَ مَطْلَبٍ
 کہ عمن کے احسان کا شکر کرے نہ کہ فخر و مباہات کے طور پر اپنی فضیلت کا اظہار
 اور بُرائی کو تا پھرے بعض نے حدیث کا خطاب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے
 مخصوص کیا ہے جس سے مراد نبوة وغیرہ اور حدیث ہے جو امت کے لیے نعمت عظمیٰ
 ہے۔ ہدایہ میں ہے اَمَّا بِمَنْعَةٍ رَبِّكَ عَلَيْكَ بِالنَّبُوَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ اَفْعَالٍ
 فَحَدَّثَ اِخْتِصَارًا اس سے نبوة کی تبلیغ مراد ہے بیوقوفی شریفیت کی مرنوع حدیث

ہے کہ التحدیث بنعمة الله شكر یعنی تحدیث بالنعمة سے مراد
 شکر ہے ہاں اگر کوئی پوچھے کہ تم نے حج کیا ہے تو صحیح جواب دینا منع نہیں
 اگر حج کر چکا ہے اور جواب نفی میں دے گا تو جھوٹ ہوگا۔ منتخب کنز العمال
 برماشیہ مسند امام احمد جلد ۲ ص ۲۲۱ میں حدیث ہے جس سے مراد یہی
 بات ثابت ہے عن مجاہد قال بینا عمر بن الخطاب یجلس بین
 الصفا والسرور اذ قدم ركب فاناخوا وطافوا فوسعوا فقال لهم
 عمر من انتم قالوا من اهل العراق قال فما اقدمکم قالوا
 حماد ج۳ یعنی حضرت مجاہد سے ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفامرہ کے درمیان
 تشریف فرما تھے کہ قاتلہ آیا جو طواف وسیع وغیرہ مناسک بجا لاتے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کس ارادے سے
 آئے ہو! انہوں نے جواب دیا ہم عراق سے حج کے لیے آئے ہیں۔
 دیکھیے یہ جواب کہ ہم حج کے لیے آئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے
 پر دیا عرض ایسے حاجی تمام عمر کے لیے ریاکاری میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور
 نفس و شیطان کے دھوکے میں آکر برباد ہو جاتے ہیں جس طرح علم بغیر عمل کے بے
 فائدہ اور وبال جان ہے اسی طرح عمل بغیر اخلاص کے بے کار ہے۔ جس کے
 پاس زاو راہ نہیں ہے پسماندگان کے لیے دایمی تک کا خرچ نہیں ہے اس کے
 لیے حج ناجائز ہے۔ جیسے بروز عید روزہ رکھنا اور عین و دہر کے وقت نماز حرام
 ہے۔ شیخ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر حج فرض
 نہیں یعنی طاقت نہیں رکھتا اور اس کے لب و لہجہ ترغیب حج کے مسائل بیان کرنا
 منع ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مبادا اس کے دل میں حج کا شوق پیدا ہو اور
 وہ کسی ایک فرد الفتن سے قاصر رہ جائے۔ مفتی اعظم مولانا مولوی حمزہ علی مدظلہ
 بریلوی سے پوچھا گیا کہ جو لوگ ادھر ادھر سے مانگ کر حج کو جاتے ہیں ان کے
 واسطے کیا حکم ہے۔ آپ نے فتویٰ دیا کہ ایسے لوگوں پر حج فرض نہیں اور

بے ضرورت لوگوں سے سوال کرنا مانگنا حرام ہے۔ منقول از اخبار الفقیر امرتسر
۲۸ ستمبر ۱۹۲۲ء الخ۔ آج کل کے بڑے بڑے مشہور پیر صاحبان بھی اسی سرمن
میں مبتلا ہیں۔ حضرت صاحب نے حج کو جانا ہے۔ ہر اخبار میں مضمون چھپ
رہے ہیں۔ مریدوں کے نام ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں میں خطوط ارسال کئے جا
رہے ہیں کہ حضرت صاحب فلاں گاڑی پر گزریں گے، لہذا ہر شخص مرید ہوا
غیر ہر سیشن پر جو اس کی جلتے سکونت سے قریب ہو، حاضر ہو کر یہ صاحب
کی زیارت سے مشرف ہو، سادہ لوح مرید عقل کے اندھے، گانٹھ کے پورے
شیخوں پر حاضر ہو کر مندرائے پیش کر رہے ہیں۔ واپسی پر پھر اسی طرح اعلان
ہو رہے ہیں۔ غرض حضرت صاحب قصر ولایت میں پہنچے اور کئی سالوں کا خرچ
کما لئے۔ یہ پیر صاحبان ان حاجیوں سے بدتر ہیں جو حج کے بہانے سے
وٹاں جا کر کئی تجارتی اشیاء چھپا کر لاتے ہیں۔ میں تو یہ بھی غدار روپیہ کمانے
گئے اور حاجی ہو کر آئے۔ مگر عزیز مسلمانوں کے گھر سے پسینے کی کمانی تو ان
کی نذر نہیں ہوتی۔ ایسے پیر خدا کی طرف سے تو نہیں ہیں، بلکہ ان کو مرید مشہور
کرتے ہیں۔ صوفیہ کرام کے مسلہ اصول الشهرة آفة وراحة فی الحصول یعنی
فیقہ کے لیے شہرت آفت ہے اور گوشہ نشینی میں راحت ہے۔ پر ان کا عمل
نہیں، کیونکہ گوشہ نشین ہو کر یہ روزی نہیں کما سکتے۔ کوئی نہیں پوچھتا کہ حضرت
صاحب حج کو تشریف لے جا رہے ہیں مگر مریدوں کو بلانے کی کیا ضرورت ہے
اور سفر حج کو مشہور کرنے کا کیا فائدہ؟ تذکرۃ الاولیاء میں منقول ہے کہ جب
حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں روئے اور عجز کرتے اور ہر قدم پر دوگانہ
نماز پڑھ کر حج کے لیے چودہ برس کے بعد مکہ منظر پہنچے، اتفاق سے حرم شریف
کے بزرگوں کو خبر پہنچ گئی۔ تمام مشائخ مکہ استقبال کے لیے نکلے، یکس حضرت ابراہیم
ادھم رحمۃ اللہ علیہ تافد سے الگ ہو کر آگے نکل گئے، تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ
سکے، مشائخ مکہ کے خادم جو ان سے بھی پہلے نکلے تھے، حضرت ابراہیم کو دیکھ کر

پوچھنے لگے کہ کیا حضرت ابراہیم ادھم نزدیک ہی آ رہے ہیں، حضرت ابراہیم ادھم
نے جواب دیا کہ تم کو اس زندیق سے کیا کام ہے؟ غلامان مشائخ نے آپ کو
مادنا شروع کر دیا اور کہا کہ تم ایسے بزرگ کو زندیق کہتے ہو، زندیق تو تم ہو
آپ نے فرمایا کہ ماں میں بھی تو یہی کہتا ہوں۔ خادم یہ سن کر آپ کو
دیوانہ سمجھے اور آگے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ
دیکھ تجھے ترے غرور کی کیسی سزا ملی۔ تو چاہتا تھا کہ مکہ شریف کے بزرگ میرے
استقبال کو آ رہے ہیں اور میری تعظیم ہوگی، مگر میں نے قہری آرزو پوری نہ
ہونے دی۔ ناظرین! اس واقعہ کو آج کل کے پیر حق کے مقابلہ میں رکھ کر
ان کی بزرگی کا انداز فرمائیے۔ آج کل کے حاجیوں کو حج کا شوق تو بہت ہے
مگر کسی سکین کو ایک پیسہ دینا اور ایک وقت کی روٹی کھانا محال ہے۔ اکثر
حاجی زکوٰۃ کے تارک ہوتے ہیں؛ حالانکہ اگر زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو کوئی مل مقبول
نہیں۔ ردة الناصیین میں حضرت شیخ عثمان بن حنین غریبوں سے مروی ہے کہ
ان موسیٰ علیہ السلام مریوماً بجریل دھو بصلتی مع خضوع وخشوع
نقال یارب ما احسن صلوة قال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ اوصلی فی کل یوم ر
فیدۃ الف رکعة راعتق الف رقبة وصلی الف جنازة ورجع الف
حجة وغزا الف غزوة ثم ینفخ بحدی یودی زکوٰۃ ماله۔ یعنی حضرت
موسیٰ علیہ السلام ایک دن ایک شخص پر گزرے جو نہایت خضوع و خشوع سے نماز
پڑھ رہا تھا۔ جناب حکیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کی کہ یا رب
اس تیرے بندے کی کیا اچھی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ اگر یہ
شخص ہر دن اور رات میں ہزار رکعت نماز پڑھے اور ہزار غلام آزاد کرے اور
ہزار جنازہ پڑھے یعنی جنازہ پڑھنے کا ثواب بھی حاصل کرے اور ہزار حج بیت
اللہ کا کرے اور ہزار جنگ کفار سے کرے تو یہ سب اعمال اس کو کوئی
فائدہ نہیں گئے، جب تک اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

انجمن حزب الاحناف لاہور کے مفتی صاحب مدظلہ کا فتوے
مہریدہ رضوان، جولائی ۱۹۸۸ء میں شائع ہو چکا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے
نماز روزہ حج سب بے کار ہوتے ہیں۔ (طرائف)
جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے، وہ حرام ہے اور حرام مال سے کوئی
عمل حج وغیرہ مقبول نہیں۔

حضرت مولانا غلام نادر رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد بگم شاہی لاہور جو اپنے
وقت کے فقیر اعظم اور بے ریا مفتی تھے، اسلام کی تیسری کتاب میں لکھتے ہیں
کہ مال حرام سے حج کرنا حرام ہے۔

وہکذا فی فتاویٰ عبدالحی ص ۱۸۱ بہار شریعت مصنفہ مفتی اعظم
حضرت مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ میں ہے، 'مال حرام سے حج حرام ہے۔ ص ۱۸۱
حدیث ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی کپڑا اس درہم کو خریدے اور ان میں
ایک درہم حرام کا ہو اور وہ کپڑا اڑھ کر نماز پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول
نہیں کرتا۔ مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال۔

اس سے ثابت ہے کہ جس مال میں تھوڑی سی ملاوٹ بھی مال حرام
سے ہو، اس سے حج یا کوئی اور نیک عمل کرنا منع ہے۔

حضرت ابو بکرؓ سے مشکوٰۃ کے اسی باب میں حدیث ہے: لا یدخل
الحجۃ جسد غزی بل الحرام یعنی جو جسم مال حرام سے پلتا ہے وہ جنت
میں داخل نہ ہوگا۔ پس اگر فضیلت ہے تو حج مبرور کی ہے نہ کہ غیر مبرور کی
حج مبرور یعنی حج مقبول، گناہوں سے پاک رکھا گیا ہے حج مبرور کی تعریف شرح
مشکوٰۃ وغیرہ میں ہے ہالا یحاططہ بانہم ولا سمعۃ ولا ریاء یعنی
جس میں گناہوں کی ملاوٹ اور ریاء و سمعہ نہ ہو۔

مشکوٰۃ شریف، کتاب البیوع، فصل اول کی حدیث ہے جو حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ نہیں

قبول کرتا مگر پاک کو۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا سونوں کو ساتھ اس چیز کے کہ
حکم کیا پیغمبروں کو ساتھ اس کے۔ پس فرمایا اے رسولو! کھاؤ حلال رزقوں سے اور
عمل کرو اچھے۔ اور فرمایا: اے مومنو! کھاؤ حلال کھانوں سے جو کچھ کہ دیا ہم نے
تم کو۔ پھر ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا کہ حج کے لیے سفر
دراز کرتا ہے۔ ہراگندہ، بال غبار آلودہ، دراز کرتا ہے۔ دونوں ہاتھ اپنے یعنی دعا
کے لیے طرف آسمان کی یعنی حج کر کے پھر دعائیں مانگتا ہے۔ کہتا ہے، 'یار رب! یارب
یعنی اے رب میرے اے رب میرے۔ اور حلال نہ کھانا اس کا حرام ہے اور دنیا اس کا حرام ہے اور
لباس اس کا حرام ہے اور پردہ اس کا حرام ہے ساتھ مال حرام کے پھر کس طرح قبول کی
جائے دعا اس شخص کی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قبولیت دعا، قبولیت
حج کی علامت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مشکوٰۃ کتاب المناسک میں حدیث ہے: الحاج و
العتار وفد اللہ ان دعواہ اجابہم۔

یعنی حاجی اور عتار کرنے والے خدا کے سامان ہیں۔ اگر دعا مانگیں، وہ قبول کرتا ہے۔
ان ہر دو احادیث سے ثابت ہوا کہ حج کی قبولیت کی علامت حاجی کی دعا کا
قبول ہونا ہے، پس حاجی سے دعا کرائی جائے۔ اگر قبول ہو تو حج مقبول ہے، ورنہ نہیں۔

پس حج مبرور (مقبول) کی قید سے ثابت ہوا کہ جب تک حج کی سب شرائط ادا نہ ہوں حج
قبول نہیں ہوتا اور حج مقبول کی یہ نشانی منقول ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے۔
اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں مصروف رہے اور جو گناہ حج سے پہلے کرتا تھا ان
کو چھوڑ دے اور کسی کا حق نہ مارے کہ حقوق العباد حج سے اور شہادت سے بھی نہیں بچتے
جالتے سفر حج میں کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ ساری تحویل سے لڑائی جھگڑا کرے، حضرت شیخ سعدی
نیرازی رحمۃ اللہ علیہ گلستان میں ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ میں حاجیوں کے ایک قافلہ

لے حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں: وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ

حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالنَّحْرَامِ (احمدی)

کے ہزار تھا۔ حاجی آپس میں خوب لڑے اور گتھم گتھا ہو کر جوتی پیرزار کا سلسلہ بھی چلایا۔
ایک کچادہ نشین نے یہ معاملہ دیکھ کر اپنے ہمراہی سے کہا: پیادہ مانج عمرہ شطرنج راہبر
نی برو، فرزین می شود۔ یعنی بہ ازاں می شود کہ ہمد و پیادگان حاج باد یہ راہبر بردند
دیہتر شدند۔

ازمن گجونی حاجیے مردم گزائے را کو پستین خلق بازار می درو
حاجی کو پستی شتر است از بڑے آنکر بے چارہ جاری خورد و بار می برد
یعنی ہستی دانت کا پیادہ عمرہ شطرنج کو طے کر کے، وزیر یعنی بہتر ہو جاتا ہے
مگر یہ حاجی پیادے سفر حج کو طے کرتے ہیں اور حاجی ہو کر پہلے سے بھی بدتر ہو
جلتے ہیں۔ پس یہی طرت سے ایسے حاجی کو جو لوگوں کو کٹ کٹ کر کھاتا ہے
کہ وہ کہ تو حاجی نہیں ہے، ہاں تیرا اونٹ حاجی ہے، کیونکہ وہ سبھی ہار کاٹنے لگا،
ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے، یعنی تیرا اونٹ تو فائدہ پہنچاتا ہے، مگر تو لوگوں کے پکڑے
اتارنے کی حکم میں رہتا ہے۔ پہلے تو اہل علم سے تمام عمر دئے اور فریب کئے، اب
اہل عرب اور حاجیوں پر امتحانات کرنا شروع کیا اور کئی قسم کے نامانوس طریقوں سے
مال حرام کھایا۔ عادت ہوئی کہ اس سرگرمی فرماتے ہیں۔

لے بسا حاجی پر حج رفتہ بشتق وقت باز آمد شدہ او یار فسق
یعنی بہت حاجی شوق سے حج کرنے کو گئے، مگر واپس آتے تو بھاق ہو گئے۔
چوں بطوت خود بلوئی مرتدی۔ چوں بخاند آدی ہم باغدی۔ یعنی جب تو نے خودی سے
طاوت کیا تو مرتد ہی رہا۔ جب حج کر کے واپس آیا تو بھی خودی لے کر ہی آیا۔
پس حج میرد کا ثواب ہے کہ تمام عمر کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان
جنتی ہو جاتا ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ اور بھی کئی اعمال ایسے ہیں جن سے حج کا
ثواب ملتا ہے۔

حضرت غوث الثقلین، قطب الدارین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غنیۃ الطالبین میں
حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن ابن عباس من صام یوم عاشور من المعتمرا اعطی ثواب عشرة
الاف شهید و ثواب عشرة الاف حاج و معتمر (غنیۃ الطالبین مثلاً)
یعنی جو شخص محرم میں یوم عاشورہ کا روزہ رکھے، اس کو دس ہزار شہید اور دس ہزار
حج و عمرہ کا ثواب دیا جاتا ہے۔

جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے نکلے اس کو ہر قدم پر حج کا ثواب ملتا ہے۔
وفی الحدیث من خرج الی المسجد ولم یشتغل بشی من امور الدنیا
ولم یتکلم احداً کتب اللہ لہ بكل قدم ثواب حج مقبول۔
(فتاویٰ برہتہ صفحہ ۳۴۴)

یعنی حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے لیے مسجد کی طرف نکلے اور امور دنیا سے
کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو اور کسی سے کلام نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم کے
بدلے ثواب حج مقبول کا پتہ یوں مشکوٰۃ شریف باب البتر والصلۃ فصل ۲ میں حضرت
ابن عباس سے ہے قال ما من ولد یزید بن زبیر الا کتب اللہ لہ بمائة الف
کتب اللہ لہ بکل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظرو کل یوم مائة الف قال
نعم اللہ اکبر و اطیب یعنی آپ نے فرمایا جو بیٹا ماں باپ سے نیکی کر لے والا
اپنے ماں باپ کو شفقت و رحمت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر
کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب لکھتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا حضور اگرچہ ہر
دن میں سو نظر سے دیکھے، فرمایا: ہاں، یعنی اگر سو دفعہ دن میں ماں باپ کو نظر
شفقت سے دیکھے تو ہر روز سو حج مقبول کا ثواب پلے گا اور اس امر سے متعجب
ہونے کے بدلے اللہ اکبر و اطیب فرمایا مشکوٰۃ شریف باب الذکر میں بروایت ترمذی
شریف حدیث ذیل ملاحظہ ہو۔ اے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یشکر اللہ حتی تطلع
الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة و عمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة۔

یعنی جس نے باجماعت نماز فجر پڑھی پھر دن پھر سے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔
پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج و عمرہ کا ثواب ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ پورے حج و عمرہ کا ثواب پورے حج و عمرہ کا
ثواب پورے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

مشکوٰۃ باب المساجد میں حضرت ابی امامہ سے ہے۔ آل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا :

من خرج من بيته متطهراً الى صلاة مكتوبة فاجرة كاجر
الحاج المحرم ومن خرج الى تسبيح الضحى لا ينصبه الا
اياها فاجرة كاجر اعتمر

یعنی جو شخص اپنے گھر سے نزع نماز کے لیے پاک و صاف ہو کر نکلا۔ پس ہر اس
کا مثل اجر حاجی محرم کے ہے اور جو شخص نفل یا پشت کئے لیے نکلا اور نہ شقت میں
نکلا اس کو مگر نفلوں نے پس اس کا اجر مانند عمرہ کر لے دالے کے ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب التبیح حضرت عمر بن شیب سے ہے کہ آل حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من سبح الله مائة بالخطاة ومائة بالعشي كان كمن

حج مائة حجة -

یعنی جس شخص نے صبح و شام سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی وہ ایسا ہو گیا کہ جس
طرح کسی نے سو حج کیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ :

لزيارة خيبر من عشرين حجة (كتاب الحج)

یعنی حضرت امام ضیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کی زیارت بیس مجلس سے
افضل ہے۔

انیس الادوار صفحہ ۲۴ میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی دہلوی سے

ہے فرماتے ہیں کہ :

ہر کرا و خیراں باشند و براں شادی کنند فاضلتر ازاں کہ ہفتاد بار خانہ کعبہ زیارت
کر دہ باشد۔

یعنی جس شخص کے ہاں ٹریاں پیدا ہوں اور وہ اس پر خوشی کرے۔ مگر
خانہ کعبہ کی زیارت یعنی شریح کا ثواب پاتا ہے۔ کتاب راحة القلوب ص ۲ میں حضرت
سلطان نظام الدین اویار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

مروان خدا ہر جا کہ نشستہ اند ہما بخا خانہ کعبہ است و ہما بخا عرش و ہما بخا کرسی۔

یعنی جس جگہ مروان خدا بیٹھیں خانہ کعبہ عرش کرسی سب یکساں ہیں۔

تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ میں ہے :

حج العوام قصد البيت و زیارتہ و حج الخواص قصد رب
البيت و شہودہ۔

یعنی عام لوگوں کا حج بیت اللہ شریف کا قصد اور زیارت کرنا ہے اور خواص کا
حج بیت اللہ کے مالک کی طرف قصد کرنا اور اس کا شہود ہے۔

وفی الخبر ان الله عباداً تطون بهم الكعبة یعنی اللہ تعالیٰ کے
ایسے بندے بھی ہیں کہ کعبہ ان کے گرد طواف کرتا ہے۔

اس سے آگے حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ تفسیر روح البیان میں ایک
حکایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک خدا کا بندہ بارادہ حج تیار ہوا۔ اس کا چھوٹا بچہ تھا۔

اس نے پوچھا : ابا جان کہاں جانے کا ارادہ ہے ؟ والد نے کہا : بیٹا خدا کے گھر
جانا۔ بچہ نے خیال کیا کہ جب گھر دیکھیں تو گھر والا بھی ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔

بارادہ بچہ بھی ساتھ ہی تیار ہو گیا۔ جب بیت اللہ شریف پہنچے اور لڑکے کی نگاہ کعبہ
پر پڑی تو بے ہوش ہو کر گرنا اور شہادت ہو گئی۔ والد حیران ہوا اور گھبرایا کعبہ مغلطہ کہ اللہ

سے باتنے آواز دی گھبراؤ نہیں :

انت طلبت البيت فوجدته و هو طلب رب البيت فوجد

رب البیت۔ یعنی تو نے اللہ کے گھر کی زیارت کا قصد کیا، اس کو پایا۔ مگر لڑکے نے گھر کے مالک کا قصد کیا، لہذا اس نے گھر کے مالک کو پایا۔

لڑکے کو وہاں سے اٹھا کر دفن کیا تو بائٹ نے آواز دی کہ یہ لڑکا نہ تو قبر میں ہے اور نہ زمین میں اور نہ ہی جنت میں، بلکہ اپنے رب کے پاس ہے۔ صاحب تفسیر روح البیان مہر مہر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے وہ تمام مخلوق کا قبلہ ہو جاتا ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام ملائکہ کے قبلہ بنے۔

اعلم ان البیت الذی شرفہ اللہ باضافۃ الی نفسه وہو بیت القلب فی الحقیقۃ۔

یعنی یقیناً جان لے کہ وہ بیت اللہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نسبت کر کے بزرگی دی ہے، وہ حقیقت میں مرقد کا دل ہے۔

صوفیہ کے مایہ ناز حبیبِ قیوم حضرت مولانا سید رحمہ اللہ سہ ماہی شریف جو بقول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہے۔ افتادہ عزیزی کے دوسرے دفتر میں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کی حکایت لکھتے ہیں جو ہم ذیل میں بعد ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

سوئے مکہ شیخ امت بایزید از برائے حج و عمرہ می دید
او بہر شہرے کورفتے از غمت مر عزیزاں را بگردے باز جست
گرد می گشتے کہ اندر شہر کیست کو بر ارکان بصیرت مشکلیست
گفت حق اندر سفر ہر جاوی باند اول طالب لرزے شوی

یعنی حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ امت تھے۔ حج و عمرہ کے لیے مکہ منظر گئے۔ جس شہر میں جاتے پہلے اللہ والوں کی جستجو کرتے کہ شہر میں ایسا کون ہے جو ارکان بصیرت کا مشکلی ہے۔ یعنی اس کعبہ کے جوارکان ہیں 'شامی بیانی' عراقی 'جمہر احوذ' اور باب بصارت یعنی عوام کے واسطے ہیں اور اصحاب بصیرت ہیں ان کے چارہ ارکان شریعت 'طریقت' حقیقت 'معرفت' ہیں۔ سوال کا تکیہ

لکھنے والا کون ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کہیں سفر کو جائے تو چاہیے کہ اول طالب کسی مرقد کا ہو۔

بایزید اندر سفر جست بے تابا بد خضر وقت خود کے
دید پیرے باقد بچوں ہلال بود در دے فخر گفتار رجال
دید نابینا و دل چوں آفتاب برچوں پیلے دیدہ ہندوستان خواب
بایزید اور اچوں از اقطاب یافت مسکت بنود و در خدمت مشیت
پیش نشست و می پر سید حال یافتش در ویش و ہم صاحب عیال
گفت عزیم تو کجا اے بایزید رخت غربت را کجا خواہی کشید
گفت قصد کعبہ دارم اندر پیر گفت میں با خود چہ داری زاد راہ
گفت دارم از درم فقرہ و دلیت نک بہرستہ سخت بر گوشہ رویت

بایزید سفر میں بڑی جستجو کرتے تاکہ کسی ایسے کو پائیں جو اپنے وقت کا خضر ہو۔ ایک بڑھے کو دیکھا جو مثل ہلال کے خمیدہ قامت تھا، لیکن مردان حق کی سی فرد گفتار اس میں موجود تھی۔ نابینا تھا، مگر دل آفتاب کی طرح روشن تھا اور مست و پر جوش ایسا کہ جس طرح پیل اپنے دامن ہندوستان کو خواب میں دیکھ کر سرور میں آتا ہے۔ بایزید نے جب اس کو اقطاب سے ایک قطب پایا۔ مجذوری جفا کی اور اس کی خدمت میں درشے، اس کے سامنے بیٹھے، حال پرچھا اور اس کو درویش اور صاحب عیال بھی پایا۔ اس نے کہا اے بایزید کہاں کا قصد ہے اور سامان سفر کہاں لے جاؤ گے؟ حضرت بایزید نے کہا، صبح ہی سے قصد کعبہ کا رکھتا ہوں۔ کہا، بتا، تیرے پاس راہ کا خرچ کیا ہے؟ کہا، دو سو درہم فقرہ کے میسرے پاس ہیں۔ دیکھو میری چادر کے گوشہ میں مضبوط بندھے ہیں۔

نہ کتب تصوف سے نہ تصانیف ثابت ہے کہ سلطان العارفین حضرت بایزید فرد وقت تھے اور فرد وقت وہ ہوتا ہے جو اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو۔ پس یہ واقعہ مرتبہ فردیت عطا ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس فقرہ رسالہ میں گنجائش نہیں، اور نہ ہم آپ کی نزدیکی بدلائل ثابت کرتے۔ فاقہ من

گفت طوفان کن بگردم بخت بار
دیں نگو تر از طوفان حج شمار
آن دو ہوا پیش من زلے جواو
دانگو حج کو دی و شد حاصل مراد
عمرہ کو دی عمر باقی یا فستی
صاف عشق بر صفا بشارت فستی
حق آن حقیقہ جانست دیدہ است
کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است
کعبہ پر چند کہ خانہ بر دوست
خلقت من نیز خانہ سیر دوست
چون مرا دیدی فدا را دیدہ
گرد کعبہ صدق بر گردیدہ
خدمت من فرحت و جہد خداست
تا بر میستی قد حق اندریش
چشم نیک از کن در من نگر
گفت یا عبدی مرا بشارت بار
کعبہ را یک بار بیت گشت یا
صد سہاو غرور صد فریادی
بایزید کعبہ در یا فستی
اس مرد خداست کہ سات باز را طواف کرے اور اس کو طواف حج سے بہتر
جان اور درم میرے آگے رکھتا ہوں تجھ سے کہ میں نے حج کر لیا اور مراد حاصل ہو گئی۔ تم کو
عمر باقی حاصل ہوگی، یہی تیرا عمر ہے اور تو سات ہو گیا بس مناسپاڑی پر جی ڈھڑنا ہے۔
قسم ہے اس حق کی جس کو تیری جان نے دیکھا ہے کہ اس نے مجھ اپنے بیت الشہ پر بگزیدہ
کیا ہے۔ اگرچہ بیت اللہ اس کے احسان دینی کا گھر ہے۔ مگر تیری پیدائش (وجود) بھی اس کے بھید کا
گھر ہے۔ جب تو نے کعبہ کو دیکھا خدا کو بھی اور کعبہ صدق کا طواف کیا جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے
الانسان مزی وانا مسرف یعنی انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔ میری قدرت
خدا کی عبادت اور حمد ہے۔ ہرگز خیال نہ کرنا کہ حق تعالیٰ مجھ سے جدا ہے۔ اچھی طرح آنکھیں کھول
کر کعبہ کو دیکھ تا کہ خدا کے ذرا کچھ بھی دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار بقولے آیت ان
طہر بیسی سے اس کو دیکھا۔ وہ اس پر پناہ فرماتا ہے کہ کعبہ کو ستر دفن یا عبدی کہ ہے۔ اے
بایزید کعبہ کو پہنچا۔ سیکھ لے بے اور عزت و فرحت کو حاصل ہو سکے گا۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است
آں بنا کردہ غلیل آذر است
دل گزر چہ جلیل قادر است

صورت کو فخر و عالی بود
اوز بیت اللہ کے عالی بود
یعنی مرد خدا کے دل کو ہاتھ میں لے کر سیح کبھی ہے ہزاراں کعبہ سے مروج کا ایک دل بہتر
ہے کیونکہ کعبہ کی بناء حضرت فیل علیہ السلام نے کی ہے اور دل مروج کا اللہ تعالیٰ کی گزرگاہ ہے۔
پس مردان حق کی صحبت اور ان کے درباروں پر بصدق دل حاضر ہونے سے ہزاراں جتوں کا
ثواب ہوتا ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکتوبات شریف جلد ۲ مکتوب
مقتادم ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں: چنانچہ در انسان نونہ سرش است نونہ کعبہ ہم است۔ یعنی جس
طرح انسان میں نونہ سرش کا ہے، نونہ کعبہ کا بھی ہے۔

در تیکہ تا خصال معشوقہ است
رفتن بہ طریق کعبہ از عین خطاست
گر کعبہ از دہ بوسے ندارد کنش است
ابوئے وصال کنش کعبہ است
حضرت مخدوم غنی احمد صابر قدس سرہ العزیز پر جب کیفیت عشق کا غلبہ ہوتا تو حضرت
فرید الدین گیلانی باوا صاحب رضی اللہ عنہ کے گرد طواف کرتے اور یہ شعر در زبان ہوتا
کعبہ نونہم یا میر صاحب است ایں یا خدا
اصطلاح شوق بسیار است دکن و ایران
(تذکرہ غوثیہ وغیرہ)

حضرت مخدوم بندہ نواز گیسو سہاؤ محمد نصیر الدین قدس سرہ العزیز جو حضرت نظام الدین
محبوب الہی قدس سرہ العزیز کے اعظم قلم سے ہیں اور آپ کا دربار کبیر دکن میں ریح غلات
ہے۔ آپ کے آستانہ پاک کے حق میں کہا گیا ہے کہ:
عینیت کعبہ در دکن جز در گیسو سہاؤ
پلو شاو دین و دنیا خواجہ بندہ نواز
یعنی دکن میں آپ کے دربار کے سوا کوئی کعبہ نہیں۔

روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۹۰ میں ہے
هذا المسجد المجازی والمسجد
الحقیقی فی القلوب الطاہرۃ عن لوث الشریک مطلقاً
یعنی یہ مجازی مسجدیں ہیں اور حقیقی مسجدیں دل میں جو شریک سے پاک ہیں۔
مردان حق کے دلوں کو دکھا کر ان مسجدوں کی تعظیم کرنے والا بد نصیب ہے یہ، جتنا عبادت
رہو۔ (تذکرہ فرہاتے ہیں)

ابن تنخسیم مسجد می کند در جلعے اہل دل جدی کند

آں مجازت ایں حقیقت لے غرا نیست مسجد جز درون عارفان

مسجد کے کال اندرون اویاست سجود گاہ جلاست آنجا خداست

اے بیا کس دستہ شام و عراق اوندیدہ نیچ جز کفر و نفاق

دے بسا کس دستہ تاج بندہ ہرے اوندیدہ جز مگر بیج و شرے

غلام یہ ہے کہ جو لوگ اہل دل سے دشمنی کرتے ہیں اور مسجدوں کی تعظیم کرتے

ہیں وہ بیوقوف ہیں کیونکہ مسجد دنیا، مجازی مسجدیں ہیں۔ اے گدھو عارفوں کے دل

حقیقی مسجدیں ہیں۔ اویار اللہ کا دل مسجد حقیقی ہے یہی سب کی سجود گاہ ہے اور یہیں خدا

ہے اور بہت لوگ شام و عراق تک مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے گئے مگر انھوں نے

سوائے کفر و نفاق کے کچھ نہ دیکھا اور بہت لوگ ہندوہرات کی طرف کہ ان ممالک میں بھی

بہت اولیائے اللہ کے مزارات ہیں گئے۔ مگر غریب و فروخت کے سوا کچھ حاصل نہ کیا یعنی عرب و

عراق شام وغیرہ کا سفر بظاہر توجہ اور زیارت مزارات کے لیے مشہور کیا۔ مگر وہاں جا کر دہرہ

تجارت کی اور سونا ہانڈی وغیرہ خرید لائے۔ قال النظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہے

رخت از حرم کشیم نظری بہ سومات حرمت نماندہ حاجے بیت الحرام را

یعنی ریاکاری یا تجارتی ج سے سومات کے مندر کا سفر کرے تو ایجا ہے۔

روایت شامی جلد ۲ صفحہ ۴۲۶ باب التمدد فی کرامت اویار میں ہے :

والانصاف ما ذکرہ الامام النسفی حیث مثل عما ینحی ان الکعبۃ کانت

تذویر احد من الاولیاء ہل یجوز القول بہ نقال نقض العادۃ علی سبیل

الکرامۃ لاهل الولاية جائز عند اهل السنة۔

یعنی انصاف یہ ہے جو امام نسفی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے جب پرچہ گئے اس پر

کہ حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق کعبہ منظر نے اویار اللہ میں سے کسی کی زیارت کی ہے یہ کہنا جائز

ہے یا نہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ نقض عادت بطریق کرامت اہل ولایت کے لیے اہل سنت

کے نزدیک جائز ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲ میں امام غزالی علیہ الرحمۃ رطب اللسان میں اللہ تعالیٰ اپنے

حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :

الکعبۃ قبلۃ وجہک والفقراء قبلۃ رحمۃی ان استقبال

القبلۃ لایکون بتر اذ اسم یقارنہ معرفت اللہ۔

یعنی کعبہ تیرے پہرے کا قبلہ ہے اور فقراء میری رحمت کا قبلہ ہیں۔ یہ تحقیق قبلہ کا

استقبال کوئی شکی نہیں جب تک اس کے ساتھ معرفت الہی قرین نہ ہو۔

تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحات ۳۲۱، ۳۲۲ وغیرہ میں ہے :

من کان ملوثاً بالمعاصی قبل حجہ وحین اشتغاله بہ لا ینفعہ

حجہ وان کان تداوی الضرائص ظاہراً۔

یعنی جو شخص قبل از حج اور دوران حج گناہوں سے آلودہ ہو اس کو حج کچھ فائدہ

نہیں دیتا۔ اگرچہ ظاہر زرائع ادا کرتا ہو۔

قال ابو العالیۃ عجیبی الحاج یوم القیامۃ ولا اثم علیہ اذ اتقی

فیما بقی من عمرہ فلم یؤتکب ذنباً بعد ما غفرلہ فی الحج

والمذنب المصر اذا حج فلا یقبل متہ لعودہ الی ما کان...

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک حامی آئے گا اور اس پر گناہ

نہ ہوگا جب کہ اس نے حج کے بعد اتفاقاً اختیار کیا ہوگا اور گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہوگا۔ بعد

اس کے کہ حج کرنے سے اس کے گناہ معاف ہو گئے اور گناہ پر بعد حج کے اصرار کرنے والے

کا حج قبول نہیں کیا جاتا۔ یہ سبب عود کرنے اس کے طرف گناہوں کے اور حج مقبول کی

علامت ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور آخرت کی طرف راغب ہو۔ پس ایسا نہ

جھٹکنا اس کی دعا مقبول ہے۔ اس کا استقبال سلام سے مستحب ہے اور اس سے دعا

کی التجا کرنا بھی مستحب ہے۔

بخوف طوالت ہم ساری عبارت نہیں لکھتے مختصر عبارت اور اس کا خلاصہ لکھ دیتے

ہیں۔ حکایت ہے کہ ایک ترک حضرت شیخ الاسلام احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

رہتا تھا اور شیخ کامل کی نظر منایت سے اس کو اپنے اوپر ایک نور نظر آتا تھا۔
فانفق له ان یجمع فلما رجع زالت عنه تلك الحال۔

پھر اس کو حج کرنے کا اتفاق ہوا تو وہ حال اس سے زائل ہو گیا اور وہ نور فیض جو
حج سے پہلے حاصل تھا اس سے محروم ہو گیا۔

شیخ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا :

كنت قبل الحج صاحب تضرع ومسكنة والآل غزك حجك والخطيت
نفسك قدراً ومنزلة فاذا انزلت عن رتبتهك ونسب ترا التور۔

کہ حج سے پہلے تو صاحب گریہ اور مسکنت تھا اور اب حیرے حج نے تجھے مغرور کر
دیا ہے اور اپنے نفس کو ایک قدر اور منزلت دیتا ہے اس لیے تو اپنی منزل سے گر گیا
ہے اور وہ نور تو اب نہیں دیکھتا۔

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ حاجی پر واجب ہے کہ حج کر کے حرم نوری
سے پیچھے اور عزم مال سے پرہیز کرے۔

نہ طبع کامل کی محبت سے بڑھ کر قرب الہی کا کوئی وسیلہ نہیں۔ نفس ظالم ہر وقت سائبان راہ کی تاک
میں ہے اور پیر کامل سے بدظن کرنے کی نگر میں رہتا ہے۔ کبھی اس کو نیک اعمال کی ترفیب دے کر
اس میں محبت خود پسندی پیدا کرتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے۔ حالانکہ سب نیک اعمال اس نور کے مقابلہ
میں بے وقعت ہیں جو طالب مانتی کو شیخ کامل کی محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بو صیری
رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طعن اشارہ کیا ہے۔ ولا تطع منهما خصماً ولا حکماً۔ فانما تعصرت

کید الخصم والحکم۔ یعنی نفس و شیطان کی پیروی نہ کرنا خواہ وہ دشمن ہو کر تجھے دروغ لائیں یا
مستغنی یعنی دوست ہو کر نصیحت کریں۔ پس تو دشمن و دوست کے دھوکے کو پہچانتا ہے۔ مقبول و
مردود کا سلسلہ ابتداء سے ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام مقبول ہوئے۔ ابلیس مردود ہوا۔ حضرت اسماعیل صلی
قدس سرہ زراتے ہیں، والنعمة انما تسلب بمعن لا یعرف قدرها۔ یعنی جو شخص
نعمت الہی کا قدر نہیں جانتا، وہ نعمت اس سے سلب کی جاتی ہے۔ شیخ کی مخالفت دل میں بھی
بجری ہے چہ جملے کہ زبان پر آوے۔ روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ میں ہے۔ (جاری ہے)

وحكى عن بعض من حج انه توفى في الطريق في رجوعه فدفن هناك
ونسوا القاس في قبره فنبشوه ليأخذوا القاس فاذا عنقه ويدا
قد جمعتا في حلقة القاس فردوا عليه التراب ثم رجعوا الى اهله
تسألوهم عن حاله فقالوا صاحب رجلاً۔ فاخذ ماله فكان يجمع منه
في الحديث۔ من حج بيت الله من كسب الحلال لم يخط خطيئة الا
كتب الله له سبعين حسنة وحط عنه سبعين خطيئة ورفع
له سبعين درجة۔

عاشیر ہجرت از گزشتہ، من مخالفت شیخہ فی نفسہ سزا او جہراً کا بشم رائحتہ
الصدق و سیرۃ عنید سرایع۔ یعنی جو شخص اپنے جی میں بھی سرایا جہاد اپنے شیخ کی
مخالفت کرنے کا وہ مدق کی تو بھی نہ موندھے گا اور راہ سوکھنے نہ کر سکے گا اور مرید مرتد مثل حق
کے ہے، یعنی اسرائیل کا ولی بنیم بن باعور جب مرتد ہوا تو رب العزت نے اس کو قرآن پاک میں گٹھے
سے تشبیہ دی۔ فمثلہ کمثل الکلب (الآیہ) یعنی پس مثال اس کی مثل گٹھے کے بنے اور
بنیم بن باعور اس شان کا ولی اللہ تھا کہ جب توبہ کر کے نظر کرتا تو عرش اعظم کو دیکھ دیتا۔ ایک ہی
نفرش نے اس کو لعنتی کر دیا۔ جب سید درس پر بیٹھا تو اس کے سامنے بارہ ہزار شاگرد با ادب
بیٹھ کر تعلیم پاتے۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ جب وہ مرتد ہوا تو یہ انوار و کرامات اس
کے دل سے ایسے محو ہوئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیا اور خدا کے
انکار پر کتاب تصنیف کی البیاض باللہ۔

آن را بری از صومعه در دیر گہاں انگنی دیں را کشی از تکلہ مر معلقہ مر مر داں کنی
چون دھار کار تو عقل زباں را کے رسد فرمان دو مطلق توئی گئے کہ خواہی آں کنی
فرماتے ہیں کہ شیخ کے آستانے پر جو اس کی عزت ہوتی رہی، اس کا بھی اس کو کچھ قدر نہیں ہوتا۔
(سواء تعهد علی سریر معك اوفی التواب والقدر) کیونکہ گٹھے کو اگر تو اپنے ساتھ نہ لے
پر رجا کر کھانا کھائے یا ناپاک زمین پر روٹی رکھے، ایک ہی بات ہے۔

روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ میں ہے، حضرت ابو عبد اللہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (جاری ہے)

روح البیان جلد ۱ صفحہ ۳۱۱، ۳۱۲ میں ہے :

یعنی اشیاء کو انظار میں ہے کہ دوسرے حج سے کوئی مسافر خانہ تعمیر کرادینا افضل ہے جس سے مسلمانوں کو نفع پہنچے۔

و باست دادن بر بخور تمند
که داروئے تملش بود سودمند

ز صفت داروئے خردمندیم
چون داروئے تملت فرستد حکیم

ترسم کریں چمن نہ بڑی آستین لعل
کر گشتش تحمل خارے نے کنی

حدیث من بدل دینہ فاقتلوہ۔ مشکوٰۃ شریف میں بروایت صحیحین حدیث ہے کہ۔
ایک شخص جو کتاب دہی تھا مرنے پر کہہ کر مشرکوں سے باطل اور حیب وہ مرا تو اس کو زمین نے قبر بن گیا۔ مہر
اس کی میت کو توڑنے والا حکم آیت فمن تکت فانتا بینکت علیٰ نفسہ۔ اپنی جان کو ہلاک

من عرف طريقا الى الله فسلكه ثم رجع عنه عذبه الله بعذاب لم يعذب

یعنی جس شخص نے کوئی راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھین لیا اور اس میں مہل پڑا پھر امتحانات کی وجہ سے اس راستہ سے پھر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا عذاب دیں گے جو کسی کو نہ دیا ہو۔ قال المشائخ مرتد الطریق شذین مرتد الشریعة ذالک ہوا الحسنان المبین فان من ردہ صاحب قلب یکون مردود القلب یعنی مشرک کراہت فرمایا ہے کہ طریقت کا مرتد یعنی جس کو پیر کامل نے رد کر دیا شریعت کے مرتد سے بدتر ہے کیونکہ جس کو صاحب دل مردود خدا رد کرے وہ مردود القلب ہے ایسی خسران میں ہے۔ پیر کامل سے جو نور فیض اس کو حاصل تھا اگر مردود ہوجانے کے بعد بھی اس کا اثر رہے تو وہ مستدراج ہے اور اگر اس کو ملتے تو یہ بھی کراہی ہے اور مردود مرتد سمجھا ہے کہ اگر میں مردود ہوتا تو یہ تاثیر نہ رہتی۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ فقد یقطع الممدد عنہ من حیث لا یشعر یعنی شیخ کا فیض اس سے منقطع ہو چکا ہے۔ (جاری)

ہم احادیث صحیحہ سے ثابت کر آئے ہیں کہ سیکڑوں معمولی اعمال ایسے ہیں کہ جن کے ادا کرنے سے کئی جنوں کا ثواب ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز احکام شریعت میں بروایت کتاب حکیم ترمذی و ابن عدی ابن عمر سے نقل ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ نیت ثواب اپنے والدین و اولوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔

صاحب میاست نام علیہ الرحمۃ مزارات دہلی کے متعلق طب اللسان ہیں :

مزارات دہلی ہم کام بخش برائے عشاق آرام بخش
چہ گوئم ازاں کعبہ عارفین کہ آں نیست جز روضۂ قطب دین
فوائد سالکین میں حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ جب وہ اپنے خاص مقام پر ہوتے ہیں تو غائب کعبہ کو حکم کیا جاتا ہے کہ اس کے گرد طواف کرے۔

حبیب قیوم حضرت مولانا نے روم مشنوی شریعت میں مجنوں کی حکایت لائے ہیں جب اس نے کچھ بلی کا ستا دیکھا اور اس کے گرد طواف کرنے لگا، دیکھو دفتر سوم
گردابی گشت غاصغ در طواف بچوں حاجی گرد کعبہ بے گزاف
یعنی مجنوں اس کتے کے گرد نہایت خضوع سے طواف کرنے لگا، جس طرح حاجی کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

حاشیہ پرستہ از گزشتہ : کرتا ہے جس طرح نقص پیر کی بیعت کو بحال رکھنے والا ہلاک ہوتا ہے۔ کلامہ اللہ بلا بینظر الیہ ولہ عذاب الیم کما قتل ابو سلیمان الدارانی قدس سرہ ہذا حظہ فی الآخرۃ واما فی الدنیا فقد قال ابو یوسف بسطامی قدس سرہ فی حق تسمیۃ لہما خالفہ دعوامین سقط عن عین اللہ۔۔۔

(روح البیان) یعنی جو کامل پیر کی درگاہ سے مرتد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کلام نہیں کریں گے اعدہ اس کی طرف نظر رحمت ہی کریں گے حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمۃ

احیاء العلوم باب منامات الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ میں شیخ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

رُئی مجنونا بن عامر بعد موتہ فی المنام نقیل لہ ما فعل اللہ بہ
قال شغلنی حجة علی المحبین۔

یعنی مرنے کے بعد کسی نے مجنوں کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے مجنوں اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ مجنوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور عشتاق کے لیے جنت ٹھہرایا۔

اس سے ثابت ہوا کہ طریق عشق و محبت میں مجنوں کا فعل حجت ہے۔

لے قوم برج رفت کجا یاد کجا یاد معشوق ہم اینجا است بیاید بیاید
معشوق تو بہماز و دیدار بدیدار در باد یہ سرگشتہ شاد در چہ ہو یاد
مگر قصد شما دیدن آں کعبہ جانست اول رخ آئینہ بصیقل بزاد

معانی البیوت جلد ۲۵ از سالکین میں ہے کہ بغداد میں ایک فدا ایک درویش کو ستم کر کے قتل میں کھڑا کیا گیا۔ جلاؤ اس کو قتل کرنے کے لیے آیا۔ درویش قبلہ کی طرف منہ پھیر کر اپنے پیر کی قبر کو دیکھنے لگا (جلاؤ) سیاف نے پوچھا کہ تو نے قبلہ کی طرف سے کیوں منہ پھیر لیا؟ درویش نے جواب دیا کہ میں نے اپنے قبلہ کی طرف منہ پھیر لیا ہے۔ تو اپنا کام کر۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ بادشاہ کا حکم آیا کہ اس درویش کو چھوڑ دو۔

اس مقام پر حضرت قطب الاسلام قدس سرہ نے آئینہ ہو کر فرمایا کہ عقیدہ

حاشیہ پرستہ از گزشتہ :

فرماتے ہیں : یہ تو قیامت میں اس کی سند ہے۔ دنیا میں مجھے حضرت بایزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ نے اپنے ایک مرید کے حق میں فرمایا جو مرتد ہو کر آپ کا مخالفت ہو گیا تھا کہ جو خدا کی نظر سے گر گیا، اس کو چھوڑ دو۔

سلطان العارفین کے اس قول سے ثابت ہوا کہ مردِ خدا کی نظر سے گر جانا خدا کی نظر سے گرتا ہے۔

نفل پڑھ رہا تھا۔ حضرت غریب نواز خواجہ اجیری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز کو ترک کر کے حضور کو بیگ کیا۔ فرمایا، تو کیا کر رہا تھا؟ میں نے عرض کیا :

در نماز نفل مشغول ہوں، آواز شامینہم، ترک کروم۔

فرمود کہ از حد نیکو کردی کہ آن فاضل تر از نماز نفل است۔

یعنی میں نے کیا کہ میں نماز نفل میں مشغول تھا، حضور کا آواز سننا، نماز ترک کر دی، پتے نے فرمایا، تو نے بہت اچھا کیا کہ وہ یعنی میرا بلانا اور میری صحبت نماز نفل سے فاضل تر ہے۔

نعمات الانس صفحہ ۱۹ میں مولانا جامی قدس سرہ السامی اور تذکرۃ الاولیاء میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ارقام فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ کو قبض روحانی ہوئی، بعد اہل مجلس رونے لگے اور پھر گھوٹے پر سوار ہو گئے۔ سب احباب ہمراہ ہو لیے۔ سرخس کی طرف یعنی اپنے پیروں شد حضرت ابوالفضل سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب آستانہ شیخ کے قریب پہنچے تو فرمایا :

معدن ثاویلت این منبع جود و کرم قبلہ مارئے یار و قبلہ ہر کس حرم یعنی یہ شادی کا معدن جود و کرم کا منبع ہے۔ لوگوں کا قبلہ بیت اللہ ہے اور ہمارا قبلہ یار کا چہرہ ہے۔

بعد ازاں ہر مریضے را کہ ارادہ حج بودے شیخ دیرالبر خاکیہ پیر ابوالفضل فرستادے دگتے کہ آن خاک را زیارت کن و ہفت بار گمراہ آن خاک طواف کن۔

یعنی اس کے بعد جو آپ کا مریضہ حج کا ارادہ کرتا، حضرت ابوسعید اس کو اپنے پیر حضرت ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر بھیجتے اور فرماتے کہ اس خاک پاک کی زیارت کر اور سات بار میرے پیر کے مزار کا طواف کر۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب اخبار الانبیاء صفحہ ۱۰۲

راسخ چیز ہے کہ اس حدیث کو مکمل سے غلامی ہوئی۔
صفحہ ۳۰ میں ہے حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ

کے لیے بندے بھی ہیں کہ کعبہ شریفین کو حکم ہوتا ہے کہ ان کے گرد طواف کرے۔ اس وقت حضرت قطب الاسلام علیہ الرحمۃ بعد حاضرین کے کھڑے ہو گئے اور صیبا کہ کعبہ کے طواف میں کیا جاتا ہے، کہنے لگے۔ اور ہر ایک کے اعضاء سے تارہ خون جاری ہوئے۔ ہر قطرہ جو زمین پر گرا اللہ اکبر لکھا جاتا۔ کعبہ معائنہ پیش خود استخوان ویدم، ہفت آواز دار کو حاج و طواف و نماز شہا

قبول کر دیم۔
یعنی اس وقت ہم نے کعبہ کو اپنے رو بہ و کیا۔ ہفت نے آواز دی کہ ہم نے تمہارا حج و طواف و نماز قبول کیا۔

صفحہ ۳۰ میں ہے حضرت بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نماز حاشیہ پر دستہ از گزشتہ : روح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۴ میں ہے کہ قارون ملعون

تورات کا حافظ تھا اور اس نے چالیس سال ایک پہاڑ پر مومن بنا کر عبادت و زہد کیا۔ اہلس علیہ النعت نے اپنے ایک شیطان کو بھیجا، تاکہ وہ اس کو گمراہ کرے۔ وہ شیطان ایک زاہد بزرگ کی صورت میں قارون کے مقابل کھڑا ہو کر عبادت کرنے لگا۔ قارون نے جب اس کا ہر وقت زہد و عبادت میں مشغول رہنا دیکھا تو اس کے پاس آیا اور صحبت اختیار کی۔

ایک مدت کے بعد شیطان نے اس کو کہا کہ ہم جمعہ اور جمعاعت اور مسلمانوں کے جنازہ وغیرہ کے ثواب سے محروم ہیں، یعنی اس کو نیک راہ دکھا کر ہلاک کیا اور پہلی منزل سے جو بدرجہا اس سے بڑھ کر تھی، گمراہ اس پہاڑ سے اس کو دنیا میں مشغول کر کے برباد کیا۔

اسی طرح برصیبار اب کا واقعہ تفاسیر میں موجود ہے جس کو نفس و شیطان نے دھوکا دے کر اس کی ستر سالہ عبادت برباد کر کے کافر کر کے ملا۔

میں حضرت امیر حسن بن علاء بن سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں رقمطراز ہیں کہ آپ کی مجلس میں کسی نے سوال کیا :

کسانیکہ زیارت کعبہ روز دچول باز آئند بکار دنیا مشغول شوند، بندہ عرضداشت کرد کہ بندہ را عجب از طائفہ آمد کہ بخدمت مخدوم پیوند کرده باشند و باز طرف بروند آن زماں کہ اس سخن عرضداشت رفتار طبع کہ یاربند است، حاضر بود عرضداشت کرد کہ ای شکستہ این طبع کہ یاربند است، وقتے سخن شنیدہ است و آن دلدل من کار کرده است و این سخن این ست کہ او گفتہ است بہ حج کسے رود کہ اورا پیسہ نباشد خواہد ذکرہ اللہ با بخیر چوں این سخن بشنید۔ چشم پر آب کرد و این مصرعہ بر زبان مبارک راند :

ایں رہ بسوئے کعبہ رود، آن بسوئے دوست

غلام مختصر عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ حضرت امیر حسن بن علاء بن سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کسی نے سوال کیا کہ لوگ کعبہ کی زیارت کو جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں تو پھر اسی طرح دنیا کے کاموں میں یعنی معاصی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ غلام نے عرض کیا کہ بندہ کو اس گروہ پر تعجب آتا ہے جو اپنے مخدوم سے تعلق پیدا کر کے پھر کسی اور طرف جاتے ہیں۔ میں نے یہ بات کہی کہ اس طبع سے کہ میرا یار ہے۔ میں نے اس سے ایک بات سنی تھی جو میرے دل میں راسخ ہو چکی ہے اور وہ بات یہ ہے جو اس نے کہی تھی کہ :

حج کرنے کے لیے وہ جاتا ہے جس کا میر نہ ہو۔

حضرت خواجہ امیر حسن بن سنجری علیہ الرحمۃ نے جب اپنی مجلس میں یہ بات سنی

تو آبدیدہ ہو کر یہ مصرعہ فرمایا :

ایں رہ بسوئے کعبہ رود، آن بسوئے دوست

یعنی یہ راہ کعبہ کی طرف جاتا ہے اور وہ یار کی طرف جاتا ہے۔

ناظرین! عبارت مذکورہ میں فقرہ : حج کسے رود کہ اورا پیسہ نباشد

حضرت خواجہ امیر حسن بن سنجری علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کسی کی زبان سے نکلا ہے۔ جس کو سن کر آپ نے بڑی حسرت سے مصرعہ : ایں رہ بسوئے الخ پڑھا اور بلا انکار شیخ عبدالحقؒ جیسے محدث نے اس واقعہ کو نقل فرمایا۔ بتلیئے ان ہر دو بزرگوں پر معترضین کا کیا فتوے ہے۔ اس سے پہلے واقعہ حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ کا جو ہم نے نقل کیا ہے کہ جس مرید کا ارادہ حج کو جانے کا ہوتا، حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ اس کو حکم دیتے کہ میرے پیروں کے روضہ پر جا کر سات دفعہ طواف کر لے، حج ہو جائے گا۔ ان ہر دو واقعات میں حج فرض اور نفل کی کوئی تفصیل نہیں بیان کی گئی، مگر پہلے نزدیک ان بزرگوں کے نزدیک مراد ہر دو حج نفل ہو گا۔

دل کز طواف کعبہ کو ست وقوت یافت از شوق آن حسیم ندارد سر عباد

مذکورہ آلاؤں میں ہے کہ حضرت ابوبکر کتبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا۔ جب وہ زرع کی حالت میں ہوا تو اس نے آنحضرتؐ کی اور کعبہ منظرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی وقت ایک اونٹ نے لات ماری اور اس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اسی وقت اس کے شیخ کو طائف نے آواز دے کر کہا کہ اس حالت میں کہ غیبی واروات اور حقیقی مکاشفے اس پر نازل ہو رہے تھے۔ ان کے ہوتے ہوئے اس نے کعبہ کو کیوں دیکھا، لہذا اس کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جب گھر کے مالک کا حضور ہو تو اس حضور کے ہوتے ہوئے گھر کا دیکھنا روا نہیں۔ و منم بائیل سے

در راہ نیاز ہر دے را در یاب در کوئے حضور مقبلے را در یاب

مد کعبہ آب و گل بیک دل زرد کعبہ چہ روی برو دے را در یاب

تفسیر روح البیان جلد ۹، صفحہ ۲۲ میں ہے : ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ و کذا یسدا اولی من العبد مراد کمال کعبہ سے افضل ہے اور اس کا امتہ خیر اسو سے افضل ہے۔

شیخ الاسلام امام عالی مقام غفرالی رحمۃ اللہ علیہ اس بار العلوم مبارک صفحہ ۱۶ میں تائید ہیں۔ بسوسن افضل من الکعبۃ یعنی موتی خیر سے افضل ہے۔

ان الله شرف الكعبة وعظمها ولو ان عبداً هدماً هاجمها حجراً حجراً ثم
احرقها ما سبلغ جرم من استخف بولي من اولياء الله تعالى.

یعنی اللہ تعالیٰ نے کعبہ منظر کو بہت بزرگی دی ہے۔ اگر کوئی شخص کعبہ کی اینٹ
اینٹ گرا کر بے حرمتی کرے، پھر اس کو جلا دے تو وہ اس جرم کو نہیں پہنچتا جو
اولیاء اللہ سے کسی کی امانت کرے۔ قال الاعرابی من اولیاء اللہ قاتل المومنون
کلام اولیاء اللہ۔ اعرابی نے کہا اولیاء اللہ کون ہیں۔ فرمایا سب مومن اولیاء اللہ ہیں
(حلالہ ایضاً)

حضرت شمس تبریز قدس سرہا کلمات میں فرماتے ہیں :

| | |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| آشنا کہ کعبہ طلب کعبہ دویدند | چوں عاقبت الامر بمقصود رسیدند |
| از سنگ یکے خانه اعلیٰ معظم | اندر وسط وادی بے زرع بدیدند |
| رفعت دران خانه کہ بنید خدا را | بسیار جستند خدا را و ندیدند |
| چوں متکلف خانه شدند از تر تکلیف | ناگاه خطابے ہم از ان خانه شنیدند |
| کائن خانه پرستان چو پرستید گل سنگ | آنخانه پرستید کہ پا کاں طلبیدند |
| آنخانه دل و خانه خدا واحد مطلق | خرم دل آشنا کہ دران خانه غریبند |

حضرت ابوعلی قلندر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

بگرد کعبہ کے گردم کہ روئے یار من کعبہ
کنم طواف میخانه بر بوسم پلئے مستان را

حضرت مولانا ہامی قدس سرہ السامی تحفہ احرار میں اپنے شیخ کے مقام کو حریمین
شریفین کا ثانی قرار دیتے ہیں :

رقعہ او نور دو ہم سواد
بقعہ او ثانیے خیر ابدال

قال الصائب رحمہ اللہ تعالیٰ

اں بہ کہ بگرد دل درویش کند طواف
اں را کہ میتر نشو و جج پیادہ

تحت

ضمیمہ

یہ مختصر مضمون از فقیر حقیر ناپسند محمد عبد الغفر نے نقشبندی مرتضائی تصوری صرت اس
عزم سے لکھا جاتا ہے کہ چونکہ ہمارے سلسلہ عالیہ پر ہمارے بعض ضعیف بھائی بھی کسی
وجہ سے اعتراض کر دیتے ہیں، لہذا بطور الزام ان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ان کے پیران
علم کے حق میں جو کچھ ان کے عقیدت مندوں نے لکھا ہے اس کو بغور مطالعہ کر کے پھر
کسی پر اعتراض کریں۔ واپس دیوبندیہ کے اکابر کے چند حوالہ جات بھی لکھے جاتے ہیں
تا کہ سب کو بھولائے۔ ایں گناہیت کہ در شہر شہانیز کشد۔ اعتراض کا موقع نہ مل سکے۔
یہ خاکسار اور میرے یار طریقت مولانا مولوی علی محمد صاحب مرتضائی سکندر کھر پیر علاقہ تھوکی
زمانہ طالب علمی میں موضع لکھو کے ضلع نیروز پور منچن آباد ریاست بہاول پور حصار اور
سہارن پور دیوبند وغیرہ میں بغرض تعلیم بہت عرصہ تک واپسی اساتذہ سے تعلیم حاصل
کرتے رہے۔ یہاں تک کہ واپسی عقیدہ دل میں راسخ ہو گیا۔ مگر کار دو عالم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ صرت زبان سے تھا۔ دل محبت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے بالکل خالی تھا۔ اولیاء اللہ و بزرگان دین کی فضیلت کا اقرار صرت زبانی اور منافقانہ
تھا۔ دل سے دشمنی تھی۔ اپنے وطن مانوت کی طرف مراجعت کے بعد تبلیغ و مابیت پر
کم باندھی۔ شب و روز اہل ایمان کو بے ایمان کرنے کا فکر دامن گیر تھا۔ اسی دوران
میں حضرت پیر و مرشد خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب و امت برکاتیم سجادہ نشین آستانہ
عالیہ قلعہ شریف موضع کھر پیر میں تشریف لائے۔ ہم خود تو کسی وجہ سے میدان میں نہ
نکلے، اپنے اساتذہ کو بلایا اور حضرت خواجہ عالم و امت برکاتیم سے مجمع عام میں مناظرہ کر لیا۔

اسی نفاق آج کل دیوبندی واپسوں کے لیے ذریعہ تبلیغ دیوبندیت ہے۔ نقشبندی قادری چشتی
سمرودی ہونے کا دعویٰ کہہ کے کئی ایک سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور سجادہ نشین حضرت
اس طرت تو نہیں فرماتے۔ دیوبندی مولوی عسکریں بھی شامل ہوتے ہیں۔ گیارہویں شریف کا حکام بھی
کھا لیتے ہیں۔ مگر ایک عرصہ کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور کسی نہ کسی کو گمراہ کر لیتے ہیں۔

ہمارے اماں کو شکست فاش ہوئی۔ کسی قدر توبہ ہدایت دل میں چمکا۔ تب قریب عرس مبارک شیعہ المشائخ خواجہ خواجگان وسیلہ بے کسان در دو جہان حضرت خواجہ غلام نقیہ فنا فی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہونے کا موقع ملا۔ قلندر پاک کی ایک ہی نظر عنایت نے دیابت کی ضلالت کے گڑھے سے نکال کر ایک خطہ میں توبہ ہدایت سے مالا مال کر دیا ہے

قائغ از رسم و رو گبر و مسلمان کردی
مرشد اگر تو گروم کہ پر احسان کردی

مولوی اسماعیل دہلوی کتاب صراط مستقیم لکھ کے صنفہ ۱۱ پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو قبلہ ارباب تحقیق و کعبہ اصحاب تہذیب لکھتا ہے۔ کیا اس قبلہ و کعبہ سے مراد وہی ہے جو کعبہ ابراہیمی سے ہے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنے دیوان کے صفحہ ۵ پر یہ شعر لکھتا ہے

گفت نواب غزل در صفت سنت تو سرور دیں صلہ قبلہ پاکان بدوے

دیکھیے اس شعر میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبلہ کہہ کر پکارا ہے اور مددِ مہربان کی ہے۔

مولوی اشرف علی نے بخشی زیر مرثیہ وغیرہ میں بہت جگہ الفاظ جناب والہ صاحب قبلہ و کعبہ کو یمن و کعبہ دارین۔ قبلہ ام۔ قبلہ و کعبہ فرزند ان لکھے ہیں۔

مولوی محمود الحسن دیوبندی مولوی رشید احمد کے مرثیہ میں لکھتا ہے

خواجه دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

یہ کتاب عند الوابیہ بہت مستعمل ہے۔ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار احمدیہ امرت سہی اپنے رسالہ تکذیب الکفرین صفحہ ۱۵ پر لکھتا ہے کہ یہ کتاب تصوف کی بہترین کتاب ہے۔ اس میں حقائق اور معارف شریعہ ایسے بھرے ہیں کہ سبحان اللہ۔

اس شعر میں ایک عیب لطیف ہے وہ یہ کہ رب تسانی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم روحانی و جسمانی یعنی دینی و دنیاوی حاجات کہاں لے جائیں۔ کوئی پوچھے کہ جس خدا سے پوچھتے ہو کیا وہ تمہاری حاجتیں روا نہیں کر سکتا؟
صنفہ ۹ پر لکھتے ہیں

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی
بے نماز آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی
تمہاری تربیت انور کو دے کر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار انی مری دل بھی بھی نادانی
زبان پر اہل ابہوا کی ہے کیوں اعلیٰ ہل شاید

اٹھا عالم سے کوئی ہائے اسلام کا ثانی

صنفہ ۱۳

اس شعر میں مولوی رشید احمد کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی کہا گیا ہے۔ انبیاء باللہ۔

مولوی ثناء اللہ اہل حدیث امرت سہی آنجنابی اخبار اہل حدیث ۱۹ جون ۱۳۲۱ء میں لکھتے ہیں۔ مبین حاجی واپسی پر سخت دل ہو جاتے ہیں۔

بن ماں کے جتنے بچے ہیں پاجی سے ڈرتے ہیں

ہم سے جو کوئی پوچھے تو مجھی سے ڈرتے ہیں

بصطفہ

سب دیوبندیوں کے پیر و مرشد حضرت حاجی املا اللہ صاحب مباحہ کی رحمۃ اللہ علیہ گزرا عرضت ص ۲۱ پر رقمطراز ہیں
رفتہ یوں بلکہ بوس کوئے تو کرم

دیدم رُبَّ کعبہ ذکر روئے تو کردم
کُھرابِ حرم گرچه برپیش نظر مشد
من سجدہ دے درخِ ابروئے تو کردم

کئی سال ہوئے دیوبندی دیوبندوں نے مرکزی دارالافتاء بریلی کے مفتی اعظم
کو دھوکا دے کر ہم پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ جب ہماری طرف سے جواب نکلا تو عظیم
چٹاں خفہ اندک کہ گئے مرد اند۔ ایسے غلوش ہوئے کہ صدائے برنخواست امید
ہے کہ حوالہ جات مذکورہ بالا سے اب وہ بھی عبرت حاصل کریں گے۔
تڑپ جاتے ہیں دل سن کر وہ ہے طرزِ بیاں میری
کلیجہ تمام نو پہلے سُنو پھر داستان میری
وہ تھقے اور ہوں گے جن کو سُن کر ٹیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سُن کر داستان میری

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں :

عاجیو آؤ شہنشاہِ کار و منہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کیسے کا کعبہ دیکھو
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
عشاقِ روضہ سجدہ میں گر ہوئے حرم جھکے
ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک ادراج نہ
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہفت کدھر کی ہے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے
ہم پر نشان ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

— ص ۳۷ —

سے بارہ نسبت ہر اک کعبہ مغل نے مقبولانِ بادشاہ عزت گدایاں سرکارِ رسالت کے گرد طواف
کیا ہے۔ حدیث میں ہے مسلمانوں کی عزت اللہ کے نزدیک کعبہ منظر کی عزت (عجاری)

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا ذکر ہے

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا پیچھا
اور پروانے جو ہیں ہوتے ہیں کعبہ پر نشان
شیخ اک نو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیسرا

شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ دیدار علی صاحب قدس سرہ الوری
ثم لاہوری اپنے دیوان میں فرماتے ہیں۔
کے بود یارب کہ طوت گنبد خضر اکرم از دل و جاں بدیہ آل سید علی اکرم

جملہ عالم رد کعبہ آورند کعبہ راقبہ بسوئے کوئے تو

ایک پرسی زونیم دینم از دینہا جداست
قبل من روئے جااں کعبہ من کوئے دوست
از نمازم نیست مطلب جز تماشا ہے
میر دم در اشتیاق افلاں و خیراں کو دوست

ص ۳۸

حاشیہ پرستہ از گزشتہ : سے ہے مفط ص ۳۷ بعینِ حاشیہ ۔

آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا وبالفضل اولنا مولوی محمد احمد صاحب

خطیب مسجد وزیرخان و صدر جمعیتہ العلماء پاکستان

اپنے اردو دیوان میں فرماتے ہیں :-

سنگِ میخانہ پہ سجدہ اور شکرانہ رہے اس پہ یہ دل جانِ جاں بس تیرا شانہ رہے
حسنِ مطلق کی قسم کعبہ کلیسا ہیں فضول ان کی صورت سے یہ دل گر اپنا بیت خانہ رہے

ہو جانا میرے مجھے اس در کا جو سجدہ قبلہ کا کبھی میں تو طلب گار نہ ہوتا
مزد و محبوب مجھ کو کیا غرض بیت خانہ سے واعظایں خیر کعبہ میں بھی ہوتا عباؤں کا

قبلہ عالم حضرت پر جماعت علی شاہ صاحب ہند محدث علی پوری کے متعلق

آپ کی سرپرستی میں رسالہ انوار الصوفیہ نکلتا تھا جس کے متعلق آپ کا ایک دفعہ فرمان
شائع ہوا تھا کہ فقیر کے یارانِ فریقیت میں جو آدمی اردو لکھ پڑھ سکتا ہے اسے لازم ہے کہ رسالہ انوار الصوفیہ
منزور طریقہ کرے اور پڑھے اور جو اندھ پڑھنے والا اس رسالہ کو نہ پڑھے گا اس سے فقیر کا کوئی تعلق
نہیں۔ (انوار الصوفیہ بابت مئی جن ۱۹۳۲ء)

نجات الانس اور تذکرۃ الاولیاء سے حضرت ابو سعید قدس سرہ کا جو واقعہ حضرت
خواجہ عالم دامت برکاتہم نے نقل فرمایا ہے۔ اس کو نقل فرمانے کے بعد کہتے ہیں کہ مریدان
کامل اپنے ہر کی خاک کو قبلہ و کعبہ اپنا سمجھتے ہیں اور کیوں نہ سمجھیں کہ وہاں سے فیضِ حقیقی
عشقِ محبت الہی کا پاتے ہیں جس کو ایسا عشقِ پیر نصیب ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے
(بلغم انوار الصوفیہ جلد ۱۰ ماہ اپریل ۱۳۵۲ء)

جلد ۱۰ نمبر ۳ بابت ماہ جنوری ۱۹۰۹ء میں ہے

قبلہ عالم ست مرشد نا طاعتش بہ ز صد ہزار منار
فلاہوں کو تیرے ہے گویا مدینہ علی پور سیدال جماعت علی شاہ

بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ہے

مدینہ بھی مطلب مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

بابت نومبر و دسمبر ۱۹۳۲ء میں ہے

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ پرواز ساں و عشقِ محمدیہ فانیں

سوال ج یہ عشر میں جو پوچھیں گے تو کہہ دوں گا

میں زائر ہوں علی پور کا علی پور دنیا کا

انور علی پوری

حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز شرق پوری

حسب ذیل رہائی پڑھا کرتے تھے :-

نہ ز عشقِ ہر دم سے گزایم نہ بہ پیش قبلہ روئے محسوس

سجود عشق بازاں است ہر دم بہ محرابِ دو ابروئے مسند

حیات جاوید ص ۹۲

ایک دفعہ آپ (حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں شاہی مسجد

لاہور میں گیا۔ وہاں ایسا معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ میرے پاس آ گیا ہے۔

حیات جاوید ص ۹۲

حضرت میاں صاحب نے ج نہیں کیا آپ کی سخاوت دنیا کی سست ہے۔ سندس تعمیر گزائیں مسکن

و غریب و بیگانہ کی پرورش فرمائی۔ مگر عاری تھا جس سے ثابت ہے کہ یہ اعمالِ صالحہ اور

سخاوت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے نزدیک افضل تھے اور آپ کے بعض متقدمین کا یہ خیال

کہ آپ پر ج فرمیں نہ تھا غلط ہے۔ (جلدی ہے)

کتاب مذکورہ الاولیا نقشبندہ المعروف برسيرت پاک شیرازی مصنف محمد امین صاحب
شہر قیوری کے صفحہ ۶۸ پر مرقوم ہے کہ حضرت قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے فرمایا
کہ میں بعد نماز فجر سابقہ میں بیٹھا تھا کہ ایسا معلوم ہوا جیسے ساری مخلوق مجھے سجدہ کر رہی
ہے۔ بہت حیران ہوا، پھر یہ عجیب کھلا کہ کعبہ میری ملاقات کو آیا ہے اور مجھے گھیر لیا
ہے۔ اس لیے ہر شخص جو کعبہ کو سجدہ کرتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مجھے سجدہ
کر رہے ہیں۔

صفحہ ۱۳۰ میں قاضی احمد دہلوی علیہ الرحمۃ کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کو
ایک دفعہ بشارت ہوئی **أَنْتَ رَسُولٌ** یعنی تو رسول ہے۔ انھوں نے استاد
سے پوچھا، انھوں نے توضیح فرمائی کہ آپ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں
کامل ہوں گے۔

کتاب مذکورہ کا مصنف محمد امین علوم عربیہ سے بالکل ناواقف ہے اس کتاب
میں بہت واقعات غلط اور بے ثبوت لکھے ہیں۔ صفحہ ۲۹۹ میں لکھا ہے کہ حضرت
غوث الاعظم داتا گنج بخش صاحب کے گردیدہ تھے حضرت باقی باللہ اور حضرت مجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے بزرگانِ عظام بھی حضرت کے فیض یافتہ ہیں۔

ہیں حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کی بزرگی اور کمال سے انکار نہیں
مگر واقعہ مذکورہ چونکہ غلط اور بلا دلیل ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں، غوث پاک کا
آپسہ گردیدہ ہونا اور حضرت باقی باللہ و مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کا آپ سے فیض
یاب ہونا کس تصوف کی معتبر کتاب سے ثابت ہے۔ ہم تبلیغ دین کے لیے اس کو محذوٰرین صاحب

حاشیہ پوسٹر انگزشتہ: مولیٰ ابراہیم صاحب تصوی کتاب خزینہ معرفت ص ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ
کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے مجھے چار صد روپیہ دیا اور اس زمانہ میں اتنی رقم سے راج ہو سکتا
تھا۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے راج بہ سبب سخاوت کے فرما دیا ہو۔ اس
سے بھی یہی ثابت ہوا کہ سخاوت اور قرباں پروردی آپ کے نزدیک راج سے محبوب تر تھی اور نہ کوئی
وجہ نہیں کہ آپ راج کرتے۔

ثبوت دے کر منہ مانگا انعام حاصل کریں یا اس مضمون کو واپس لیں کہ اس میں ان
ہر سہ بزرگانِ دین کی توہین ہے، جن کی ایک چھوٹا سا لاکھوں قلوب لاقطاب
پیدا ہوئے۔ ان کا آپ سے فیض یاب ہونا اگر عالم کشف میں ہے تو محمد امین
صاحب کسی معتبر کتاب سے اس کا ثبوت پیش کریں عہ اور اگر ظاہر میں ہے تو
بہ سبب تفاوت زمانہ بدیسی البطلان ہے اور مثل مشہور ملاوہ کشف و کرامات
ورق تارخ ہم کمالے دارند مصنف پر صادق آتی ہے عہ اور کشف متفہ طور پر
حجت بھی نہیں۔

اسی طرح کتاب مذکورہ کے صفحہ ۵۶ پر ایک اور غلط واقعہ لکھا ہے کہ حضرت
میاں غلام اللہ صاحب المعروف میاں صاحب ثانی دامت برکاتہم نے فن طب
کھی محمد اسماعیل صاحب مرحوم سے جو شرق پور میں ان دنوں مشہور حکیم تھے حاصل کیا
اور ذاتی مطلب کھول دیا۔ یہ واقعہ بالکل غلط ہے، بلکہ اس کے برعکس ہے۔ ابھی
کئی دیکھنے والے بقید حیات ہیں۔ حضرت میاں صاحب ثانی مدظلہ کا مطلب حضرت
میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد مبارک کے بالکل قریب جانب شمال واقع تھا۔
حضرت میاں صاحب ثانی نے نہیں، بلکہ کھی محمد اسماعیل صاحب نے فن طب میں
حضرت میاں صاحب ثانی سے تجربہ اور مہارت حاصل کی، گویا کھی صاحب بہ حیثیت
شاگرد آپ کے مطلب میں کام کرتے تھے۔ محمد امین صاحب حضرت میاں صاحب ثانی
مدظلہ سے اس کی تصدیق کرا دیں تو سچے ہیں، پس جس طرح بلا تحقیق یہ واقعہ غلط تحریر
کر دیا ہے، اسی طرح اس سے پہلا واقعہ بھی بالکل غلط اور بے ثبوت ہے، جس کا
قابل آج تک کوئی بھی صوفی نہیں ہوا۔ اس میں خاندان نقشبندیہ کی خفت اور توہین
ہے۔ اکابر نقشبندیہ پر ایک گستاخانہ جملہ ہے، کوئی سلیم الحواس نفس بندی اس کو
قابل نہیں ہو سکتا۔ ہم حضرت میاں صاحب ثانی دامت برکاتہم کی خدمت میں پُر زور
ابیل کرتے ہیں کہ یا تو محمد امین صاحب سے ہر دو واقعات مذکورہ بالا کا ثبوت طلب
کریں جو وہ کھی پیش نہیں کر سکتا یا اس کو اپنی اس غلط تحریر سے رجوع کرنے پر

مجموعہ کریں۔ ہم نے بطور نمونہ یہ دو واقعات لکھے ہیں جو حکیم القیس یذل علی الکثیر کوئی ہیں، در نہ کتاب تذکرہ اور خزانہ میں کئی ایک ایسے واقعات ہیں جن سے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے حد توہین ثابت ہوتی ہے۔

خود حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۹۵ میں فرماتے ہیں اذ ازل ان تبادب بشیخ ان یكون له ايمان وتصديق واعتقاد ان لا احد في تلك الديار اولی منه حتی ینتفع به یعنی جب مرید از روئے صدق و ایمان و اعتقاد پیر سے ادب نہ کرتا چاہے تو یہ خیال کرے کہ زمانے میں میرے پیر سے افضل کوئی نہیں، یہاں تک کہ نفع پائے۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ اپنے اپنے مشائخ عظام کو افضل سمجھنا پہلا ادب ہے کہ مرید اس کے غلات اعتقاد رکھے تو پیر سے کبھی فیض یاب نہیں ہوگا۔

سید الطائفہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات شریف مکتوب دویست و ہشتاد و سوم میں ارشاد فرماتے ہیں :

ساکن را باید کہ مہترم طریق شیخ خود باشد و بطریق مشائخ دیگر اتفاقات نہ کند۔ یعنی ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے طریق کا مہترم رہے اور دوسرے مشائخ کے طریق کی بات اتفاقات نہ کرے۔

مسنن تذکرۃ المشائخ کتاب سیر الاقطاب سے لاتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی انجیری رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی بات کے واسطے گوشہ چاہیے۔ چلو خلوت میں تم کو کچھ فیضیاب کریں تو حضرت خواجہ انجیری علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ خلوت میں جانے سے مجھے اپنے پیر کی غیرت مانع ہے اند میں اپنے پیر کو سب سے افضل جانتا ہوں۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔

مشائخ عظام ہر چار سلاسل کا اس پر اتفاق ہے کہ اپنے مشائخ کی افضلیت کا

قابل ہونا طریقت میں پہلا ادب ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی قدس سرہ العزیز چاہسٹل علیہ السلام اپنے دیوان میں لکھتے ہیں :

میداکبرہ مقبلہ مسجد منبر معصوم تے قرآن دی توں
میدے قرمن فریغے حج زکواتاں موم و صلوات اذان دی توں

۱۰۲

عاجت نہ صوم و صلوات دی خواہش نہ حج زکوات دی
چاہت نہ ذات صفات دی بک شان وحدت ہی مرک

۱۰۳

کوٹ مشن ہے قبلہ کبرہ ظاہر نور عرفان آیا

۲۱

چاہسٹل دا بگ منبر جاتم تے کوٹ مشن بیت اللہ
رنگ بنا بے رنگی آیا کیتم روپ حبسلی
ظاہر دے وچہ مرشد مادکی باطن دے وچہ اللہ
نازک مکھڑا پیرفسد یا سالون ڈسدایہ وجہ اللہ

۲۰۴

مسئلہ بیعت

جناب مولانا مفتی محمد عبدالعزیز صاحب مدظلہم العالی (رحمۃ اللہ علیہ)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیعت کے لیے ہاتھ میں ہاتھ دینا ضروری نہیں صرف دلی ارادے اور نیت کر کے سے ہی بیعت ہو جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے ؟

بیسوا و توجسروا

حاکم حافظہ ثیر محمد بگٹٹی

اجواب

غیر ہے سوائے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے ہرگز بیعت نہیں ہو سکتی یہ غلط سنت ہے اور جو شخص سویت کر کے کسی بزرگ کی طرف اپنی بیعت کو منسوب کیے ہوئے ہے اس کو حشر بے پیر لوگوں میں ہوگا بعض مسائل بیعت کا جو پر قیاس کیے جاتے ہیں تو کیا صرف نیت سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بیعت کا بانی کا جواز باتفاق جمہور صوفیہ منقول ہے۔ کتاب نزہۃ الیٰ لکھن حضرت عظیم اللہ حسنی علیہ الرحمۃ میں ہے کہ نا بانی کو اگر اس کا ولی بیعت کرانے یا کرے تو جائز ہے لیکن حکم فقہ و لہ خیار النسخ بعد البلوغ فی غیر الاب والجد

(کتاب فقہ) بعد از بلوغ اس کو اختیار ہے کہ اس ارادت پر قائم رہے یا نہ رہے مگر بعض کہتے ہیں کہ بیعت کرنے والا اس کا باب یا دادا ہو تو فقہ کے منکر مذکورہ پر قیاس کے وہ بیعت لازم ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نا بانی بچوں کو بیعت کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ پس صرف نیت سے بیعت کا جائز ہونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ ہاں عورتوں کو صرف کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت کرنا ثابت ہے نہ مردوں کو خود قرآن پاک میں میں اللہ فوق ابدیہم آیا ہے جس سے بقیہ صریح ثابت ہاتھ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرتے تھے۔ مسلم شریف کی حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان میں بروایت حضرت عمرؓ میں آئی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قال ایئت البنی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت البسط یمینک لا یا یعلک فبسط یمینہ یعنی میں نے کہا حضور ﷺ ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں پس آپ نے ہاتھ بڑھایا۔

امام الحدیث شیخ الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز استبہاء میں رقم طراز ہیں کہ جمہور صوفیہ و ارباب ہدایت بیعت و یشال است کہ شیخ کف دست راست خود را بر کف دست راست طالب بند یعنی تمام صوفیہ ملک عرب بھی اسی طرح بیعت کرتے ہیں کہ شیخ اپنا کف دست مرید کے کف دست پر رکھتا ہے اور بیعت کرتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ قول اکمل میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے سنا۔ فرماتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور بیعت کی فلخذ علیہ الصلوٰۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا احصا فی عند البیعت علیٰ ہذا الصیغۃ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ پس میں بھی لوگوں کو اسی طریقہ سے بیعت کرتا ہوں۔ مشہور شریف مولانا درم صاحب کے ہر مضمون کو شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے قاری میں نور نبوت سے ماخوذ فرمایا ہے حسب ذیل آیات میں جن سے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا ثابت ہے۔ دیکھو فرقہ

| | |
|--------------------------------|----------------------------|
| دست راست و امپار جز از دست پیر | حق شد ست آں است اوراد شکر |
| چراں بدادی دست خود در دست پیر | پیر علمت کو عظیم ست و خیر |
| چونکہ دست خود بدست او دہی | پس دست آگاہ پیروں جی |
| ادنی وقت خویش ست لے مرید | زانکہ زو نور نبی گردد پدید |

دست تو از دست آں بیعت شود

کہ ید اللہ فوق اید لیہم بود

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فتاویٰ غریزی جلد ۱ — صفحہ ۱۳۱ میں فرماتے ہیں کہ بیعت یا اصطلاح متصوفین دست عقیدت را بدست ارتداد و شریک منعقد ساختن۔ مرید شدن عہد بستن است۔ بدست یکے از بندگان کہ واسطہ در واسطہ نائب پیغمبر است و نائب پیغمبر نائب خدا است۔

یعنی مرید ہونا کسی مرد خدا کے دست حق پرست پر عہد یا بندھنا ہے کہ وہ واسطہ در واسطہ نائب پیغمبر ہے اور نائب پیغمبر نائب خدا ہے۔ اسی واسطہ سے اُس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک تک اتصال ہوتا ہے تو جب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اتصال ہی نہیں تو بیعت کیسی؟

(اختر محمد علی غفرلہ عنہما)

ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ

فہرست کتب خانہ نقشبندیہ برتھانیہ

- ① تحقیق الوجود : مضمون نام سے ظاہر ہے تصنیف خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب
فتاویٰ الرسولؐ — ہدیہ
- ② حجت ربانی : یعنی مسند علم غیب کا فیصلہ بحواب مولوی عبد الشکور لکھنوی و مولوی
حسین علی موضع وان پھر ان ضلع میانوالی تصنیف حضرت خواجہ عالم
پیر نور محمد صاحب فتاویٰ الرسولؐ نقشبندیہ برتھانیہ — ہدیہ
- ③ ظہور الصفات فی جمیع الموجودات : یعنی مسئلہ وحدت الوجود کا براہین قاہرہ
سے قطعی اور صحیح فیصلہ کر کے لمحذین کا رد کیا گیا ہے۔ بمعہ تصدیقات علماء کرام و مشائخ عظام
ہند و پاکستان تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فتاویٰ الرسولؐ نقشبندیہ
برتھانیہ — ہدیہ
- ④ توثیق الابحاث لصلوٰۃ المستغاث : یعنی درود مستغاث شریف کا اردو ترجمہ
اور تشریح جس میں مسند حاضر ناظر نور علم غیب استمداد ندا یا رسول اللہ کو براہین قاہرہ سے
استثنائی حمد کی ساتھ مل کیا گیا ہے تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فتاویٰ
الرسولؐ — ہدیہ
- ⑤ مجمع البحرین : یعنی درود مستغاث شریف مترجم و قصیدہ بردہ مبارک بمعہ ترجمہ منظوم
پنجابی از حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ فتاویٰ الرسول رضی اللہ عنہ — ہدیہ
- ⑥ جام صہبائے عشق : حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ فتاویٰ الرسولؐ کی شان میں منتخب شعراء
کا مدحیہ کلام — ہدیہ
- ⑦ ایک سو ایک احادیث بمعہ سلیس اردو ترجمہ ⑧ ایک سو ایک اقوال ⑨ قدم بوسی